یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۲۶

اہل حدیث

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث — کٹڑہ بھائی — امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عنہ
رؤساء و جاگیرداروں سے ۔ للعہ
عام خریداران سے ۔ عہ
ششماہی ۔ ۔ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۷۔ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۸۔ اپریل ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

(۷۹۱)

فہرست مضامین

نظم (قطعات) - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
مقالات اسلامیہ بجواب سوالات آریہ ص۳
خدا کی طرف سے آنے والوں کی شان اور ہمت بلند ہوتی ہے ص۵ - احمدی مثلث - ص۵
جلسہ اہل حدیث کانفرنس فتحگڈھ چوڑیاں ص۶
نغمات توحید - - - ص۷
امیر ملت علی پوری کی شان - - - ص۸
بشر جمیل ص۸ - اہل بیت اور شیعہ ص۹
دہلی کا مجوزہ مدرسہ - - - ص۱۰
بدعت کیا ہے؟ - - - ص۱۱
فتاویٰ ص۱۲ - متفرقات - ص۱۳
... ص۱۳ - اشتہارات - ص۱۴

قطعات

(نتیجۂ فکر جناب عبدالخالق صاحب عشرت دینانگری)

اے مسلماں! اب تلک تقدیر پر روتا ہے تو — یعنی یہ عزّ و وقار اپنا یونہی کھوتا ہے تو
غیر قومیں بر سرِ اوجِ کمال ہیں جلوہ گر — لیکن اب تک خوابِ غفلت میں پڑا سوتا ہے تو

کل تلک تھا ربع مسکوں پر ترا سکہ رواں — اب وہ حالت ہے تری کہ الحفیظ و الاماں
اس جہانِ رنگ و بو میں یہ ترا لٹتا وقار — پھر بھی کج رفتار پر بھی ہے بہت حد تک گراں

جذبۂ ملت ذرا بھی تجھ میں اب باقی نہیں — اتفاق و اتحاد اور وہ وفا باقی نہیں
تابشِ ایمان گئی اور جوشِ ملت بھی گیا — الغرض کہ تجھ میں مسلماں کچھ بھی رہا باقی نہیں

اُٹھ کہ تو اب برق بن کر خرمنِ باطل جلا — جرعہ جرعہ تو نے توحید کا سب کو پلا
دانما دل عشقِ خدا پر اے مسلماں رکھ نظر — پھر سے پیدا کر تو پہلی سی فضا صدق و صفا

[illegible]

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں گرمی روز بروز بڑھ رہی ہے۔

—— یکم مئی کو لیبر فیڈریشن کی طرف سے جلیانوالہ باغ امرتسر میں زیر صدارت پنڈت جواہر لال نہرو ایک روزہ کانفرنس ہوگی۔ اس فیڈریشن کی طرف سے مالک کارخانہ جات ایسوسی ایشن امرتسر کو چٹھی لکھی گئی تھی کہ یکم مئی کو کارخانے بند رکھیں۔ مگر ایسوسی ایشن نے اس روز چھٹی نہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— چارٹرڈ بنک امرتسر سے ایک شخص نے اپنی ساس کے نام سے بیس ہزار روپیہ ایک عورت کو اپنی ساس ظاہر کر کے برآمد کرالیا۔ معاملہ پولیس کے زیر تحقیق ہے۔

—— میونسپل کمیٹی امرتسر کی طرف سے شاہی مسجد لاہور کی مرمت کے لئے ایک ہزار روپیہ دینے کی خبر جو سابقہ پرچہ میں شائع ہوئی ہے اسکی تردید ہوگئی ہے۔ گورنمنٹ نے اس کی منظوری نہیں دی۔

—— لاہور میں کسانوں کا ستیہ آگرہ جاری ہے۔ ایک ہزار سے زائد گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

—— مولانا عبید اللہ سندھی نے بنگال پراونشل جمعیتہ العلماء کی کانفرنس (جو ۲-۳-۴ جون کو کلکتہ ہو رہی ہے) کی صدارت قبول کر لی ہے۔

—— پنجاب اسمبلی میں ڈپٹی سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش ہوگئی ہے۔ اس پر آئندہ اجلاس میں بحث ہوگی۔ نیز ممبران اپوزیشن کی طرف سے وزارت کے خلاف بھی تحریک پیش ہوگئی ہے۔

—— حیدر آباد دکن ایجی ٹیشن بدستور جاری ہے پنجاب کے ہر شہر و قصبہ سے آریوں کی طرف سے جتھے جا رہے ہیں

—— لکھنؤ میں فرقہ شیعہ کی طرف سے تبرہ ایجی ٹیشن جاری ہے۔ پنجاب سے بھی جتھے جا رہے ہیں۔

—— آئندہ ماہ مئی میں سردار پٹیل مشرقی افریقہ کو روانہ ہو جائیں گے۔

—— کلکتہ میں ایک گھر کے چار افراد بجلی کو چھونے سے ہلاک ہو گئے۔

—— آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں جو کلکتہ میں منعقد ہونے والا ہے۔ تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق ایک رزولیوشن پیش ہونے والا ہے۔

—— راجکوٹ کے حالات ابھی درست نہیں ہوئے گاندھی جی اور دربار ویرو الا میں جو گفت و شنید جاری تھی پھر ٹوٹ گئی ہے۔

—— حکومت سپین کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جبرالٹر پر حملہ کی خبر بے بنیاد ہے۔

—— اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۴۔ ۱۵ مئی کو میڈرڈ میں جشن فتح منایا جائیگا۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ منگولیا کے اندرونی حصوں میں جاپانی فوج نے چینی فوج کو بھگا دیا ہے۔ ایک مقام پر قبضہ بھی کر لیا ہے۔

سب سے پہلے
اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر
حساب دوستاں
ملاحظہ فرمائیں

—— انگلستان سے بڑی مقدار میں سونا امریکہ کو بھیجا جا رہا ہے۔ ۲۱۔ اپریل کو ۲ کروڑ روپیہ کا سونا نیو یارک بھیجا گیا ہے۔ جب سے جرمنی نے چیکوسلواکیہ پر قبضہ کیا ہے تب سے اس وقت تک برطانیہ ۱۱ کروڑ بیس لاکھ پونڈ کا سونا امریکہ کو بھیج چکا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ محمد افضل خان شنواری نے اپنے آپ کو افغان گورنمنٹ کے حوالے کر دیا ہے۔ گورنمنٹ نے اس کو معاف کرنے اور اس کی ضبط شدہ جائداد کو واپس کر دینے کا اطمینان دلایا ہے۔

—— لاہور۔ مزنگ کے قبرستان میں مردوں کو دفن کرنے اور قبر کھودنے کے متعلق گورکنوں اور مسلمانوں میں تنازع پیدا ہو گیا ہے۔ حق ملکیت کی بنا پر عدالت دیوانی میں دعویٰ دائر کر دیا گیا ہے۔

—— کلکتہ کے ایک بڑے جوتشی نے پیشگوئی کی ہے کہ آئندہ چند ہفتوں تک کلکتہ میں ایک زبردست زلزلہ آئیگا۔

—— ایک نمائندہ پریس نے صدر کانگرس سے ملاقات کے دوران میں سوال کیا کہ اگر ورکنگ کمیٹی کی ترتیب کے متعلق گاندھی جی کے ساتھ سمجھوتہ نہ ہو سکا تو آپ کیا کرینگے۔ انہوں نے جواب دیا کہ یا تو میں ورکنگ کمیٹی خود مرتب کرونگا یا مستعفی ہو جاؤنگا۔

—— لندن۔ مسٹر ایمری ممبر پارلیمنٹ ضمن دار العوام میں ایک رزولیوشن پیش کرنے والے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ملک کے تمام اسلحہ اور روپیہ پر گورنمنٹ کا قبضہ ہو

—— مصر میں ۲۲۔ اطالوی جاسوس جو ایک نہر کی تعمیر میں بطور مزدور کام کر رہے تھے ان کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان کے قبضہ سے اہم دستاویزات۔ نقشے اور چٹھیاں برآمد ہوئیں۔

—— لندن۔ دار العوام میں نرسنگ (دایہ گری) پر بحث کرتے ہوئے مسٹر ویلیٹ نے ایک لاکھ لیڈی والنیٹروں کی جو جنگ کے دوران میں بطور نرس کام کر سکیں۔ اپیل کی۔ نیز یہ بھی کہا کہ جنگ کے پہلے ۲۴ گھنٹوں میں دو لاکھ بستروں کی ضرورت ہوگی۔

مضامین آمدہ | مولوی عبد العزیز صاحب۔ مولوی محمد عثمان صاحب۔ نسیم صاحب امی۔ منشی محمد خان۔

غیر مقبولہ | درود شریف۔ قادیانی نبوت کی آواز۔

جماعت اہل حدیث ہوشیار ہو جائے

ایک شخص جو اپنا نام حکیم نذیر بتلاتا ہے۔ مسکن بلوچستان۔ حلیہ یہ ہے:۔ لمبا قد۔ پتلا جسم رنگ گورا۔ داڑھی کٹی ہوئی۔ عمر تقریباً تیس سال ہوگی جہاں جہاں اہل حدیث افراد ہیں دورہ کر رہا ہے۔ اپنے آپ کو مصیبت زدہ بتلا کر خوب چندہ وصول کر رہا ہے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کئی جگہ جماعت اہل حدیث کو دھوکہ دے چکا ہے۔ لہذا جماعت اہل حدیث ایسے شخص سے ہوشیار ہو جائے۔ بعض جگہ یہ مدرسہ کے نام سے ... کے نمودار ہوتا ہے۔ (نامہ نگار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۷- ربیع الاول ۱۳۵۸ھ

مقالات اسلامیہ بجواب سوالات آریہ

آریوں کے گرو سوامی دیانند یا ان کے نام سے کسی آریہ پنڈت نے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب میں جو غیر محققانہ اعتراضات قرآن مجید پر کئے ہیں ہم ان کے جوابات سے عرصہ ہوا فارغ ہو چکے تھے اور سمجھا تھا کہ اس قسم کے اعتراضات گئے زمانے میں تو ہو سکتے تھے اس علمی ترقی کے زمانے میں شائد آریہ سماجی بھی پیش کرتے ہوئے جھجکیں گے۔ مگر آریہ ویر ۳۰- اکتوبر ۱۹۳۸ء دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ابھی تک کل آریہ علمی روشنی میں نہیں آئے بلکہ پرانی لکیر کے فقیر بنے بیٹھے ہیں۔ آریہ ویر کے سوالات کو ہم نے معمولی نظر سے دیکھ کر پھینک دیا تھا مگر بعض مسلم احباب کے توجہ دلانے پر آج ان پر کچھ لکھتے ہیں۔ سوالات کی سرخی ہے :-

"مسلمان علماء سے سوالات"

پہلا سوال | اسلام کی تعلیم ہے کہ جو آدمی حضرت محمد صاحب پر ایمان لائیگے انہیں بہشت میں دوسری نعمتوں کے علاوہ ستر حوریں ملیں گی۔ مہربانی کر کے بتایا جائے کہ یہ ارشاد تو مردوں کے لئے ہوا۔ عورتوں کو کیا ملے گا؟ (آریہ ویر لاہور صفحہ ۲ مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۸ء)

جواب | ستر حوروں کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے اور نہ کسی صحیح حدیث میں ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر فتح البیان و فتح...

سوال نمبر ۲ | جنت یا بہشت کے متعلق قرآن شریف میں لکھا ہے کہ وہاں دودھ کی نہریں ہوں گی۔ اب سوچنا یہ ہے کہ دودھ کہاں سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا جواب تو یہی ہے کہ دودھ گائے بھینسوں سے پیدا ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ بہشت میں گائے بھینسیں ضروری ہونگی۔ اگر گائے بھینسیں ہیں تو گوبر بھی ضرور ہوگا۔ گوبر سے مچھر اور مچھر سے بہت سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ بہشت میں گائے بھینسوں کے چارہ کے لئے کھیت بھی ضرور ہونگے اور آدمی بھی جو ان کھیتوں کو سنبھالنے والے ہل چلانے والے اور بیج بونے والے ضرور ہوں گے۔ اس طرح وہ تمام اشیاء جو اس دنیا میں دیکھنے میں آتی ہیں ضرور موجود ہونگی تو پھر یہ بتائیں کہ بہشت اور اس دنیا میں فرق کیا ہے؟ (حوالہ پرچہ مذکور)

جواب نمبر ۲ | سائل نے قانون قدرت پر غور نہیں کیا کہ وہ کتنا وسیع ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض چشموں کے پانی نہایت ٹھنڈے اور شیریں نکلتے ہیں اور بعض کے کڑوے۔ بعض کے اتنے گرم کہ چاول اُبل جائیں اور چاول پک جائیں۔ یقین نہ ہو تو مونگھیر یا منی کرن ضلع کانگڑہ وغیرہ مقامات میں دیکھیں جو ہمارے دیکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح تحت قدرت ہے کہ پانی کے چشموں کی طرح دودھ کا چشمہ بھی جاری کر دے۔ یہ کام محال نہیں ہے۔ اگر آریہ سوال اٹھائیں کہ یہ مروجہ قانون قدرت کے خلاف ہے تو وہ ہمیں بتائیں جوان جوان آدمیوں کا پیدا ہو جانا اور پھر اس سلسلے کا بند ہو جانا کیوں ہے۔ بس آپ کا سارا اعتراض جڑ بنیاد سے اکھڑ گیا جو آپ نے ستیارتھ پرکاش سے اخذ کیا ہے۔

سوال نمبر ۳ | قرآن شریف میں آیا ہے کہ جنت میں سونے کے زیورات ملیں گے۔ اس لئے وہاں سنار ہونے ضروری ہیں۔ زیوروں کو بنانے کے لئے آگ ضروری ہے مگر اس کے برعکس آگ کا ہونا اسی قرآن شریف میں دوزخ میں بتایا گیا ہے اور بہشت کو اس سے مبرا بتایا گیا ہے۔ اس کے متعلق مسلمان علماء کے پاس کیا جواب ہے؟ کیا وہ بہشت میں آگ ہونا مانتے ہیں؟ (حوالہ پرچہ مذکور)

جواب نمبر ۳ | یہ سوال بھی قانون قدرت کو محدود سمجھنے پر ہے۔ آریہ مترو! اب تو دستکاری کی جگہ مشینری نے لے لی ہے۔ مشینری کے ہوتے ہوئے آپ کا یہ سوال بے معنی ہے۔ خدا کی قدرت سے زیور سازی کی مشین بن جائیگی جو ملائکہ کے ذریعہ روزانہ اپنا کام کریگی۔ دستکاری کی حاجت نہیں۔

سوال نمبر ۴ | جنت اور دوزخ کس جگہ واقع ہیں؟ (حوالہ پرچہ مذکور)

جواب نمبر ۴ | جنت دوزخ کی جگہ زمین ہی ہے۔ جنتی کہیں گے الحمد للہ الذی اورثنا الارض نتبوء من الجنۃ حیث نشاء۔ (خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں بہشت کا وارث کیا۔ جہاں ہم چاہتے ہیں جنت میں جگہ لے لیتے ہیں)

سوال نمبر ۵ | بہشت میں شراب کا ملنا بھی بتایا گیا ہے۔ یہ کیوں؟ جس چیز کو اہل اسلام یہاں ناپاک اور بری چیز خیال کرتے ہیں۔ وہ بہشت میں خدا نے کیوں حلال کر دی؟ (حوالہ پرچہ مذکور)

جواب نمبر ۵ | یہ بہت پرانا مغالطہ ہے جو آپ ساحی...

دیا کرتے ہیں۔ سنئے! جنت کی شراب کے ساتھ طہورا کا لفظ بھی ہے۔ یعنی شرابا طہورا۔ جس کے پورے الفاظ یہ ہیں:۔

اسقاہم ربہم شرابا طہورا

یعنی پروردگار اہل جنت کو پاک شراب پلائیگا۔

پاک شراب سے مراد ہے بے نشہ۔ جس کی شان میں یہ ارشاد ہے۔ لا فیہا غول ولا ہم عنہا ینزفون (نہ اس میں چکر ہوگا نہ اس کی وجہ سے متوالے ہونگے) نشہ والی شراب کو قرآن مجید نے نجس قرار دیا ہے۔ پڑھئے انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان۔ بت پرستی اور شراب وغیرہ یہ ناپاک شیطانی کام ہیں۔ پس جو ناپاک ہے وہ حرام ہے جو پاک ہے وہ حلال ہے۔ اس کی مثال آریہ اصول کے مطابق یہ ہے کہ دو ہنڈیوں میں دال پکی ہے۔ ایک میں گوشت بھی ملا ہوا ہے اور ایک خالی ہے۔ آریہ خیال کے مطابق گوشت والی دال کھانے کے قابل نہیں ہے اور بلا گوشت دال کھانے کے قابل ہے۔ یہی فرق ہے دنیاوی شراب نجس اور اخروی شراب طہور میں۔

سوال ۶ قرآن شریف کی سورہ اعراف میں آیا ہے کہ خداوند تعالے نے تمام مخلوقات اور زمین اور آسمان چھ دن میں پیدا کئے۔ بتاؤ کہ جب دن نہ تھا تو خدا نے کس طرح اندازہ لگایا۔ ساتھ ہی قرآن میں تو لکھا ہے کُنْ فَیَکُوْنَ" یعنی جس وقت خداوند کریم کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو وہ اس وقت ہو جاتی ہے۔ تو اس کا کیا مطلب کہ چھ دنوں میں تمام مخلوقات پیدا کی۔ اس کن کے بیان کے متعلق تو مخلوقات اُس وقت ہو جانی چاہئے تھی جس وقت کہ خدا نے خیال ہی کیا۔ تو پھر چھ دن رات کیا معنی رکھتے ہیں؟ (حوالہ پرچہ مذکور)

جواب ۶ اس میں بھی آریہ سماج کو بہت پرانی غلطی ہے وہ تعصب کے مارے قرآن مجید کے لفظوں کو نہیں دیکھ سکے۔ اگر دیکھتے تو یہ جان جاتے کہ زمین کی صورت موجودہ میں پیدا ہونے تک بے حساب کیفیات ہیں جیسے انسانی بچہ کے پیدا ہونے میں بعض کیفیات ہیں۔ ہر کیفیت کو کن کہا جاتا ہے اور وہ ہو جاتی ہے۔ پھر دوسری کو کن کہا جاتا ہے اور وہ ہو جاتی ہے اس کے بعد پھر تیسری اور پھر چوتھی۔ پس آیت واقعہ کی تصدیق اور واقعہ آیت کی تائید کرتے ہیں۔ اور آریہ سماجیوں کی غلطی بتاتے ہیں۔

سوال ۷ قرآن میں لکھا ہے۔ خدا جس کو چاہے سیدھے راستے لگائے۔ جس کو چاہے بُرے رستے میں لگا دے۔ اس سے ثابت ہوا کہ نیکی بدی آدمی کے اختیار میں نہیں ہے۔ اور جو کچھ کرتا ہے۔ خدا ہی کرتا ہے۔ پس جب نیکی بدی کرانے کا ذمہ دار خدا ہو۔ تو اُسے بہشت و دوزخ بنانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟

جواب ۷ خدا کن لوگوں کو ہدائت کرتا اور کن کو گمراہ کرتا ہے؟ یہ اس نے خود بتا دیا ہے۔ غور سے سنئے۔ یھدی الیہ من ینیب۔ جو خدا کی طرف جھکے خدا اس کو سیدھے راستے کی ہدائت کر دیتا ہے اور ما یضل بہ الا الفاسقین یعنی بدکاروں پر گمراہی کا حکم لگاتا ہے۔ ان معنی اور اس تفصیل پر کیا اعتراض۔ یہ تو بالکل ایسی مثال ہے جو کوئی طبیب یا ڈاکٹر کہے کہ میری دوا سے ان کو فائدہ ہوتا ہے جو پرہیز کرتے ہیں اور بدپرہیزوں کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچتا ہے۔

سوال ۸ مسلمان بڑی ڈھینگ مار کرتے ہیں کہ اسلام خدا کو وحدہٗ لاشریک مانتا ہے۔ لیکن اگر یہ ٹھیک ہے تو پھر خدا کے نام کے ساتھ محمد صاحب کا نام کیوں کلمہ میں لگایا گیا ہے اور ان پر ایمان لانا اتنا ہی ضروری کیوں سمجھا گیا ہے۔ جتنا خدا پر؟

(حوالہ پرچہ مذکور)

جواب ۸ ہاں صاحب ستیارتھ پرکاش میں بھی یہ سوال پیدا کیا گیا ہے جس کا مفصل جواب ہم نے "حق پرکاش" میں دیدیا ہوا ہے۔ سنئے اللہ کو الوہیت میں وحدہٗ لاشریک جاننا اور پیغمبر کو اس کا رسول جاننا یہ شرک نہیں ہے۔ سوامی دیانند بھی اس صورت کو شرک نہیں سمجھتے۔ ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش سملاس چودھواں۔ ذرا اپنے آئینے میں منہ دیکھئے کہ ویدوں کے ملہمین (اگنی۔ وایو۔ آدت۔ انگرہ) کو ویدوں کا ملہم ماننا آریہ ایمان میں داخل ہے یا نہیں۔ یقیناً ہے تو پھر بہ نسبت اہل اسلام کے آریہ سماجی چار گنے مشرک ہوئے یا نہیں۔ پس ع

ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

سوال ۹ حدیث میں لکھا ہے کہ حضرت محمد صاحب فرماتے ہیں کہ ہماری امت میں سے دنیا میں ۷۲ فرقے پیدا ہونگے۔ لیکن اُن میں ناجی یعنی نجات پانے والا ہوگا۔ اور باقی ناری یعنی دوزخی ہونگے۔ اب بتائیں کہ مسلمانوں مثلاً حنفی، شافعی مالکی، اہل سنت جماعت، اہل حدیث اور مرزائی وغیرہ کونسا فرقہ ناجی ہے؟

(حوالہ پرچہ مذکور)

جواب ۹ بہتر فرقے ہونے کی حدیث صحیح ثابت نہیں ہے۔ اس کا ذکر سفر العادۃ میں دیکھئے اور واقعات سے اس کی شہادت پوچھیں تو ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور جواب وہی دیتے ہیں جو اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی نقل ہوا ہے۔ یعنی ما انا علیہ واصحابی۔ یعنی وہ فرقہ حق پر ہے جو پیغمبر علیہ السلام کی سنت اور صحابہؓ کی روش پر ہو۔ نام اُس کا کچھ بھی ہو۔ مگر منظور نظر اس کو ہر حال میں اتباع سنت ہو اس کے متعلق ہمارا رسالہ "حیات مسنونہ" دیکھئے اور فائدہ اٹھائیے۔

حق پرکاش

اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ (۱۵۹) سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند کی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" کے چودھویں باب میں قرآن شریف پر کئے تھے اس کا جواب مدلل اور عالمانہ جناب حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے دیا ہے۔ کئی بار چھپ چکی ہے قیمت ۱۲ر پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

الہامی کتاب ۔ مصنفہ حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (۲۹۴) ... قیمت ... مینیجر اہلحدیث

رسالہ حیات مسنونہ قیمت ۲ر پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

قادیانی مشن

خدا کی طرف سے آنیوالوں کی شان اور ہمت بلند ہوتی ہے

امیر پیغام کا مغالطہ آمیز خطبہ

جماعت مرزائیہ کا یہ طریقہ کلام ہے کہ ایک لفظ جو متعدد معنی رکھتا ہو اس کے ایک معنی لیکر دوسرے معنی کو مخلوط کر دیتے ہیں جو علم بیان کے بالکل خلاف ہے۔ مثلاً انسان کا لفظ قرآن مجید میں بُرے لوگوں کے حق میں بھی آیا ہے۔ ملاحظہ ہو کان الانسان کفورا۔ (انسان بڑا ناشکرا ہے) اور انبیاء علیہم السلام پر بھی انسان کا لفظ آیا ہے۔ تو کیا ان دونو مقاموں کو ایک کر دینا صحیح ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ امیر جماعت پیغامیہ نے اپنے خطبہ میں اس قسم کا ارتکاب کیا ہے۔ مرزا صاحب کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہوئے خطبہ فرمایا ہے۔ جو "پیغام صلح" ۸- اپریل ۳۹ء میں شائع ہوا۔ اسکے مختلف مقامات اور فقرات یہ ہیں:-

اول :- حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے اپنا مدمقابل عیسائیت کو چنا ہے۔

دوم :- لوگوں نے حضرت مرزا صاحب کے مقام کو سمجھا نہیں۔ یہ شخص جو اس قدر بلند ہمت کا مالک ہے کہ اس قوم کے ساتھ ٹکر لگاتا ہے کہ جس سے ٹکر لگانے کے لئے سامان دنیا میں موجود نہیں۔ یہ دنیا کے معمولی انسانوں میں سے نہیں ہو سکتا۔

سوم :- آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرت مرزا صاحب کے زمانہ سے قبل اور آپ کے زمانے کی ابتدا میں عیسائیت اور اسلام کا باہمی تعلق کیا تھا۔ مسلمان تو ہمیشہ حضرت عیسیٰ کو نبی مانتے چلے آئے ہیں۔ اور اسی لئے عیسائیت کو باوجود اس کے غلو کے برا نہیں کہتے تھے۔"

اہلحدیث ان تین فقروں میں مولوی محمد علی صاحب نے جو افسوسناک مظاہرہ کیا ہے ہمارے پاس اس کے اظہار کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ اول عیسائیت اور حکومت انگریزیہ کو ایک دکھا کر مرزا صاحب کی بہادری کا اظہار کیا ہے۔ حالانکہ غلط ہے۔ عیسائیت اور چیز ہے اور حکومت انگریزی اور چیز ہے۔ حکومت انگریزی کے مقابلے کے لئے اس کو سامان جنگ کی ضرورت ہے۔ جس کی بابت آپ نے فقرہ ۲ میں لکھا ہے کہ

"ٹکر لگانے کے لئے سامان موجود نہیں۔"

لیکن مذہب عیسائیت کے لئے کسی توپ وتفنگ کی ضرورت نہیں۔ پرائمری کا سمجھ دار لڑکا بھی یہ کام کر سکتا ہے اگر وہ سورہ اخلاص کا ترجمہ خوب سمجھتا ہو۔

دوم :- یہ فقرہ کیسا غلط ہے کہ مرزا صاحب سے پہلے مسلمان عیسائیت کو بُرا نہیں کہتے تھے۔ مولوی محمد علی صاحب کی نسبت ہمیں یہ بدگمانی نہیں ہونی چاہئے کہ وہ مرزا صاحب سے پہلے علماء کی خدمات سے واقف نہیں ہیں۔ مولوی آل حسن کی خدمات بصورت کتاب دنیا میں موجود ہیں۔ مولوی رحمت اللہ صاحب کیرانوی کی کتاب اعجاز عیسوی ناپید نہیں ہوئی۔ حافظ ولی اللہ صاحب لاہوری کے مباحثات ابھی مسن بزرگوں کو یاد ہیں۔ سید ابو منصور دہلوی کی "نوید جاوید" دنیا میں موجود ہے۔ اسی قسم کی بہت کتابیں عیسائی مذہب کی تردید میں ملتی ہیں جو مرزا صاحب سے مبعوث بلکہ پیدا ہونے سے بھی پہلے کی ہیں۔ پھر یہ کیا ناقدری اور ناشکری بلکہ اخفاء حق ہے جو مرزا صاحب کی تعریف میں حد سے زیادہ کیا گیا ہے۔ یہ اسی طرح کی شاعرانہ ترنگ ہے جو کسی شاعر نے اپنے دوست کے حسن وجمال بتانے کو کہی ہے

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

ہم مرزا صاحب کی تحریر سے واقعات پر مزید روشنی ڈالتے ہیں۔ موصوف نے مناظرہ عیسائیاں امرتسر میں آخری دن یہ کہا تھا :-

"میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا کہ جو فریق سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے"

(جنگ مقدس ص۱۸۹)

انسان کو خدا بنانے والا ڈپٹی آتھم مناظر عیسائیاں تھا مطلب اس پیشگوئی کا یہ تھا کہ آتھم پندرہ ماہ تک بسزائے موت جہنم میں ڈالا جائیگا۔ اس کی انتہائی تاریخ ۵ ستمبر ۱۸۹۵ء تھی لیکن وہ ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو اصل میعاد سے بائیس ماہ بعد کو فوت ہوا۔ بس یہی ایک خصوصیت مرزا صاحب کی تھی جس کا اہل مرزا صاحب سے پہلے کوئی نہیں گزرا۔ اسی نے ملک سے مرزا صاحب کے حق میں یہ کہلوایا ؎

نہ پہنچا ہے نہ پہنچیگا تمہاری غلط گوئی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے غلط گو پہلے

سچ تو یہ ہے کہ اگر اس موقع پر علمائے اسلام ہوشیاری سے کام لیکر مرزا صاحب کو الگ نہ کر دیتے تو آج بقول سعدی مرحوم

بیا لائد ہمہ گاوان دہ را

تو تمام اہل اسلام کی گردن شرم کے مارے جھکی ہوتی۔ مولوی صاحب کو یقین رکھنا چاہئے کہ آج دنیا اس قسم کے مبالغات سننے کے لئے تیار نہیں ہے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ "اہلحدیث" زندہ ہے اور جب تک زندہ ہے احمدیت کے متعلق اس کا یہ اعلان رہیگا ؎

مجھ سا مشتاق زمانے میں کہیں پاؤگے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

احمدی مثلث

ناظرین کو علم ہوگا کہ اتباع مرزا میں مشہور دو گروہ تھے۔ یعنی قادیانی اور لاہوری۔ اب زمانہ ترقی کا ہے ان دو گروہوں میں سے دو گروہ اور پیدا ہو گئے ہیں ایک

قادیانیوں سے پیدا ہؤا - جن کو وہ مخرجین کہتے ہیں - اور وہ اپنا نام مجلس احمدیہ قادیان رکھتے ہیں - جن کے رہبر شیخ عبدالرحمٰن نومسلم المعروف مصری ہیں - انکا روئے سخن خلیفہ قادیان کی طرف ہے - دوسرا گروہ لاہوری ہے - ان میں سے ایک شاخ شیخ غلام محمد کی نکلی ہے - جس کا دعویٰ ہے کہ میں حسب پیشگوئی مرزا صاحب مصلح موعود ہوں - یعنی وہ شخص ہوں جو بقول مرزا صاحب امت مرزائیہ اور دوسرے لوگوں کی اصلاح کریگا - ان صاحب کے ساتھ دونوں فریق برسر جنگ ہیں - کوئی ان کو مخبوط الحواس کہتا ہے کوئی پاگل - مگر وہ اپنے خیالات پر بڑی مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں اور آخرکار انہوں نے دونوں فریقوں کو نوٹس دیا ہے کہ میرے ساتھ فیصلہ کرلیں - جس کی صورت یہ بتائی ہے کہ

میری تحریرات اور آپ لوگوں کی جوابی تحریرات ایک جماعت منصفہ کے سامنے پیش کی جائیں وہ جماعت منصفین اگر میرے حق میں فیصلہ کرے تو آپ دونوں (قادیانی خلیفہ اور امیر جماعت لاہوریہ) میرے ہاتھ پر بیعت کریں - اور اگر فیصلہ میرے خلاف ہو تو میں آپ کے ساتھ ہو جاؤنگا -

تجویز تو معقول ہے - اگر کوئی ذاتی غرض مانع نہ ہو تو اسپر عمل کرنا آسان ہے - امید ہے یہ چاروں فریق کچہریوں میں گردش کرنے کی بجائے باہم بیٹھ کر فیصلہ کرلیں گے -

ہمارا حق اگر ہم اپنے حق کا بھی اظہار کریں تو بے جا بات نہیں ہوگی - اول تو یہ کہ ہم ان حضرات کی خدمت کے لئے کمربستہ رہینگے - ہماری جماعت ان صاحبوں کی ہر طرح خدمت کریگی اور فیصلہ کے بعد جو فریق غالب ہوگا اسکے ساتھ ہمارا مقابلہ ہوگا - جس کا مضمون ہوگا :-

"مرزا صاحب کا آخری فیصلہ"

ہم مدعی ہونگے کہ مرزا صاحب اس دعا آخری فیصلہ کے ذریعہ وہی ثابت ہوئے جو انہوں نے کہا تھا - اگر مسلم منصف ہمارے حق میں فیصلہ دیں تو ہمارا مدمقابل احمدیت چھوڑ دے - اگر ہمارے برخلاف فیصلہ ملے تو ہم مخالفت چھوڑ دیں گے -

امید ہے ہماری درخواست کو چاروں فریق نیک نیتی پر مبنی سمجھ کر توجہ فرمائینگے تاکہ آئے دن کے جھگڑے ختم ہو جائیں اور ہم سب مل کر اسلام کی خدمت کریں -

نوٹ اس مقابلہ میں چاروں فریقوں کا ایک ایک نمائندہ مناظرہ میں لیا جائیگا جو اپنے رئیسوں کی طرف سے مجاز ہوگا اور ان چاروں فرقوں کے رئیس خود گفتگو کرینگے تو فبہا و نعمت -

جلسہ اہل حدیث کانفرنس فتحگڈھ چوڑیاں

اس جلسے کی جس قدر دھوم دھام تھی خدا کے فضل سے اس قدر بارونق ہؤا - آج تک جتنے جلسے کانفرنس مذکور کے ہوئے ہیں ان میں سے رونق کے لحاظ سے کلکتے کا جلسہ سب سے بڑھ کر تھا - لیکن فتحگڈھ چوڑیاں کا جلسہ بھی کثرت شرکاء کی وجہ سے کلکتہ کے جلسہ سے کم نہ تھا بلکہ ایک وجہ سے زیادہ - کیونکہ کلکتہ خود ایک ایسا شہر ہے جہاں لاکھوں کی آبادی ہے - وہاں ہزاروں کا اجتماع ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے - مگر فتحگڈھ چوڑیاں کا قصبہ اتنا مختصر ہے کہ وہاں ساری آبادی چھ ہزار کی ہے - وہاں کلکتہ کے برابر مجمع ہو جانا اور پھر منتظمین کا اس کو برداشت کرلینا واقعی تعریف کے قابل اور خدا کے شکریہ کا مستحق ہے - جلسہ میں چونکہ دیہات پنجاب کے لوگ زیادہ شریک تھے جو اردو زبان سے زیادہ مانوس نہیں تھے - اس لئے پنجابی تقریریں زیادہ ہوئیں اور اردو میں کم - لیکن یہ عجیب بات ہے کہ اس خالص پنجابی جلسے میں بھی مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی اور مولوی محمد صاحب دہلوی کی غیر موجودگی حاضرین کو شاق گزرتی تھی اور پوچھتے تھے کہ کیوں نہیں آئے - مولوی صاحبان کی اس پنجابی قبولیت پر جتنا غبطہ کیا جائے بجا ہے -

تقریروں کے علاوہ رزولیوشن (تجاویز) بکثرت پاس ہوئے جو پچھلے پرچے میں درج ہو چکے ہیں اور ترجمہ انگریزی کرا کر گورنمنٹ اور دوسرے متعلقین کو بھیجے گئے ہیں - سب سے بڑا کام جس پر حاضرین جلسہ کی نظریں تھیں وہ گول میز کانفرنس تھی - جس پر صدر صاحب جلسہ اور دوسرے اصحاب کا بہت سا وقت صرف ہؤا - صدر صاحب سختی سے کام لے کر گول میز کانفرنس کو صرف چند اصحاب پر محدود نہ رکھتے تو جلسے کا بہت سا وقت ضائع ہوتا - مگر ان کی حسن تدبیر سے گول میز کانفرنس چند اصحاب میں ہی محدود رہی جو انہی کے ڈیرے پر شریک مجلس رہے -

گول میز کانفرنس میں جو کچھ ہؤا اور جس طریق سے گفتگو ہوئی وہ تو علیحدہ رسالے کی صورت میں مفصل شائع ہوگی - انشاء اللہ! سردست صاحب صدر اور ارکان مجلس کا فیصلہ جو انہوں نے جلسۂ عام میں سنا دیا تھا درج کیا جاتا ہے -

نوٹ تین چار گھنٹوں کی بحث کے بعد یہ تجویز پاس ہوئی تھی کہ حافظ عبداللہ صاحب کی نظر میں تفسیر مصنفہ مولوی ثناء اللہ میں جو مقامات غلط ہیں ان آیات کی صحیح تفسیر عربی میں لکھ دیں - جس میں مصنف پر کوئی طعن و تشنیع نہ ہو - مولوی ثناء اللہ اس تفسیر کو بطور ضمیمہ لگا دیں اور تردید نہ کریں -

فیصلہ

تاریخ ۹ - اپریل ۱۹۳۹ء

آج صبح آٹھ بجے سے لیکر ڈیڑھ بجے تک گول میز کانفرنس کا جلسہ جاری رہا اس جلسہ میں فریقین کے حسب ذیل تین تین آدمی مولوی ثناء اللہ مولوی عبداللہ ثانی مولوی عبداللہ معمار دوسرے فریق کے مولوی حافظ عبداللہ صاحب - حکیم نورالدین صاحب و مولوی محمد اشرف صاحب شامل ہوئے - صدر صاحب نے اپنی طرف سے مندرجہ ذیل اصحاب کو گول میز کانفرنس میں شامل کیا - .... مولوی داؤد صاحب - مولوی اسماعیل صاحب - مولوی محمد حنیف صاحب مولوی قمر صاحب بنارسی - مولوی عبدالوکیل صاحب شاہ محمد شریف صاحب - حاجی عبدالرحمٰن صاحب حاجی بشیرالدین صاحب - مولوی حافظ محمد صاحب

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

ہماری اسمبلی

مجلس وضع قوانین ہے یا پہلوانوں کا دنگل؟

۳۱ مارچ کو میں پشاور میں تھا۔ ایک دوست کے ساتھ پشاور کی اسمبلی میں گیا۔ میں نے اس مجلس کو جہاں ہندو سکھ۔ مسلم ممبروں کا مجمع تھا عجیب متانت سے گفتگو کرتے پایا۔ پریذیڈنٹ یعنی اسمبلی کے سپیکر نہایت متانت سے بولتے تھے۔ کوئی ان کے سامنے چوں نہیں کرتا تھا عندالملاقات میں نے سپیکر کی خدمت میں ہدیہ تحسین پیش کیا۔ اس کے برخلاف ہمارے پنجاب کی اسمبلی کی کیفیات جو اخباروں میں چھپتی ہیں ہم کو عجیب نمونہ دکھاتی ہیں۔ اسمبلی کی شروع ہی کی تاریخ سے دھکا پیل۔ مقابلہ باہمی سخت کلامی۔ صدارت کی بے فرمانی نظر آتی ہے۔

ایک دفعہ سفر ریل میں مجھے ایک تعلیم یافتہ سکھ کے ساتھ مصاحبت ہوئی جو انگلستان سے ہو کر آیا تھا اس نے وہاں کی پارلیمنٹ اور دیگر مجالس کا حال سنایا کہ ممبران آپس میں کتنا شور و شغب کریں لیکن سپیکر (صدر) جب بولنے لگے تو پھر کسی کی مجال نہیں کہ بولے یہ ان میں کمال درجہ کی تہذیب ہے کہ اپنے صدر کا بڑا احترام کرتے ہیں۔

ہم ہندوستانیوں نے انگلستان سے سب کچھ سیکھا۔ مگر انگلستان کی اچھی باتوں کو ابھی ہم نے نہیں لیا۔ اسمبلی ملک کے برگزیدہ لوگوں کا مجموعہ ہوتی ہے جس میں سارے ملک سے چیدہ لوگ منتخب ہو کر قانون بناتے ہیں۔ قانون ہمیشہ امن پیدا کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ مگر ہماری اسمبلی کے ممبران قانون کے ساتھ اپنا عمل ایسا دکھاتے ہیں جو رعایا کو جنگ و جدل کی ترغیب دے۔ ہم حیران تھے کہ چند سال پہلے ملک میں اتنے خون خرابے جیسے ہوتے تھے جو آجکل ہو رہے ہیں۔ اس کا جواب شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارے کان میں پھونکا کہ الناس علیٰ دین ملوکہم۔ جس کا مطلب یہ ہے

> ہر چہ گیرد علتی علت شود
> کفر گیرد کاملے ملت شود

یعنی چھوٹے آدمی بڑوں کی ریس کیا کرتے ہیں۔

ہماری اسمبلی میں تقابل اعضاء یعنی ممبران میں نفاق و شقاق اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ کسی ماتحت میونسپل کمیٹی لوکل بورڈ یا کسی انجمن میں بھی نہ ہوگا۔ ایک دوسرے کو ان مہذب لفظوں سے مخاطب کرتا ہے "بکومت"۔ "باہر نکلو تو تمہیں مزا چکھائیں وغیرہ وغیرہ" چنانچہ اس بارے میں معاصر "پرتاپ" لاہور نے پنجاب اسمبلی کے ایک اجلاس ۲۱-اپریل کی کاروائی کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے:-

لاہور ۲۱-اپریل۔ آج اڑھائی بجے پنجاب اسمبلی کا اجلاس زیر صدارت آنریبل سر شہاب الدین شروع ہوا۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک ہاؤس میں جس جوش و خروش اور سرگرمی کے نظارے دیکھنے میں آئے ان کی نظیر پنجاب اسمبلی کی تاریخ میں نہیں ملتی × × × سوالات کے وقت ہاؤس میں کنویسنگ (اپنی پارٹی بڑھانے) اور جوش و خروش کے باعث بہت شور و غل رہا اور ایک بار سپیکر نے ممبروں کو متنبہ کیا کہ اگر انہوں نے اپنے شور و غل کو بند نہ کیا تو وہ اجلاس کو ملتوی کرنے پر مجبور ہو جائیں گے × × جب وزیر اعظم نے سپیکر کی توجہ "نیشنل کانگرس" اخبار کی طرف دلائی تو اس وقت ہاؤس میں ہنگامہ سا بپا ہو گیا۔ دونو طرف سے ممبر بول رہے تھے۔ وزیر اعظم بھی نیشنل کانگرس کی خبر کے متعلق کچھ کہتے رہے لیکن کچھ سنائی نہ دیا۔ سپیکر نے غالباً وزیر اعظم کو روک دیا × × × ہاؤس میں ہنگامہ کے باوجود وزیر اعظم نے نیشنل کانگرس کا پرچہ ہاتھ میں اٹھایا اور کھڑے ہو کر ممبروں کو بتانا شروع کیا کہ اس میں لکھا ہے کہ منسٹری کے خلاف آج تحریک عدم اعتماد پیش ہوگی۔ لیکن اپوزیشن ممبروں نے ابھی طرح کوئی بات نہ سنی اور دو گھنٹے تک نعرے لگانے شروع کئے ۔ (پرتاپ لاہور ۲۲-اپریل ۱۹۳۹ء ملخصاً)

اس کا نتیجہ ہے کہ لاہور کے ایک انگریزی اخبار نے اس ہنگامے کا کارٹون دیا ہے۔ جس کی وجہ کہ اہل پنجاب مارے شرم کے گردنیں جھکائے ہوئے ہیں۔ مگر ممبران اسمبلی برابر زور آزمائی کر رہے ہیں۔ ان کی زور آزمائی کا حال سن کر ہمیں شیخ سعدی کی ایک حکایت یاد آتی ہے جس میں وہ ملاؤں کی ایک مجلس مناظرہ کا ذکر کرتے ہیں کہ

> فقیہان طریق جدل ساختند
> لم و لا نسلم بپرداختند

آج کل ہماری اسمبلی میں یہ جنگ و جدل جاری ہے جس کی تیاری عرصہ سے ہو رہی تھی۔ آخر وہ سطح ظہور پر آگئی کہ وزارت کے متعلق حزب مخالف نے عدم اعتماد کا رزولیوشن پیش کر دیا۔ ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے کہ کیوں ایسا ہوا اور اس کا انجام کیا ہوگا اور جو ہوگا وہ ملک کے حق میں بہتر ہوگا یا مضر؟

وَاِنَّا لَا نَدْرِیْٓ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا

رزولیوشن تو پیش ہو گئے ہیں فیصلہ آئندہ خدا جانے کب ہوگا۔

نوٹ | عرصے تک ہم اس خیال میں غلطاں و پیچاں رہے کہ اسلام نے دنیا کو انتخابی حکومت کا سبق پڑھایا مگر یہ سسٹم جاری نہیں کیا جو آج انگلستان و ہندوستان میں جاری ہے یعنی "انتخاب ممبران"۔ اب ہماری سمجھ میں اس کا جواب آگیا کہ یہ طریقہ حکومت رعایا کیلئے اچھا نہیں ہے۔ اس میں کئی قسم کی خرابیاں ہیں۔ جن کی اسلام جیسا پاک مذہب اجازت نہیں دے سکتا۔ پہلے تو انتخاب ممبران کے وقت جو جو بد اعمالیاں ہوتی ہیں وہ پٹیشنوں (مقدمات عذرداری) میں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ ہر قسم کا جھوٹ۔ فریب۔ دغابازی وغیرہ عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس کے بعد دوسرے کے خلاف پٹیشن ہوتی ہے۔ پھر کمی رہ گئی ہو تو اس میں پوری کر دی جاتی ہے۔ جس سے اہل شہر و اہل بستی کے درمیان عداوت کا مواد کافی جمع ہو جاتا ہے۔ ہمارا شہر اس کے لئے

کتب خانہ جامعہ ملیہ دہلی

نمونہ موجود ہے۔ جہاں دو سالوں میں دو دفعہ انتخاب ہوئے اور دو دفعہ پٹیشنز (مقدمہ عذرداری) پیش ہوئیں۔ اور ابھی آئندہ خدا جانے کے دفعہ ہو۔ اس سے گو در کر اسمبلی ہال میں جو کچھ ہوتا ہے وہ بھی "میاں را چہ بیان" کا مصداق ہے۔

اس صورت میں یہ لوگ ملک کی خدمت کیا کر سکتے ہیں۔ جن کی آپس میں سر پھٹول یہاں تک ہو کہ کوئی پارٹی دوسرے کے ساتھ رواداری کا سلوک کرنا نہیں چاہتی بلکہ ایک دوسرے کو گرانے کی فکر میں رہتی ہے۔

مختصر یہ ہے کہ ہماری اسمبلی بلکہ یہ سارا سسٹم اس مصرعے کا مصداق ہے کہ ؎

کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے

لکھنؤ ہے یا کربلا؟

اخبار "اہلحدیث" اور جماعت اہل حدیث کسی ایسی تحریک کی ہمدرد نہیں ہو سکتی جس کا ثبوت زمانہ رسالت اور عہد خلافت میں نہ پایا جائے۔ اس لئے اپنی رائے کو محفوظ رکھتے ہوئے موجودہ صورت حالات پر ہم اظہار رائے کرتے ہیں کہ لکھنؤ میں شیعہ سنی کی لڑائی دین اسلام کے لئے سیاہ داغ ہے۔ کس قدر افسوسناک واقعہ ہے کہ دو فرزندان اسلام میں سے ایک دینی لڑائی میں اس امر پر مجبور ہوا ہے کہ وہ غیر مسلموں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے خلاف شریعت امر کا مرتکب ہو۔ جس کا ذکر ہم غیر مسلم اخبار "آریہ گزٹ" کے لفظوں میں کرتے ہیں اس میں انہی لفظوں میں سب کچھ ناظرین کو نظر آجائیگا "آریہ گزٹ" لکھتا ہے:۔

شیعوں کا قابل تعریف فیصلہ رواداری کے لحاظ سے اسلام میں شیعہ ایک ایسا فرقہ ہے جو عموماً دوسرے فرقوں کی طرح تنگ دل نہیں۔ شیعوں میں بھاری تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو گائے کے گوشت کے نزدیک تک نہیں جاتے۔ حال ہی تنظیم المومنین کی ایک میٹنگ لکھنؤ میں ۲۹۔ مارچ کو ہوئی جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہم لوگ گائے ذبح کرنے کی رسم سے اپنی قطعی بے تعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس ریزولیوشن میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ہندوستان کے شیعوں کا رویہ ہمیشہ رواداری کا اور مصالحت کا رہا ہے۔ اس لئے ہم گاؤکشی کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں

باجہ کا سوال قیام فساد کے لئے باجہ کو بھی ایک نئی وجہ قرار دیدیا گیا ہے۔ حالانکہ چند سال پہلے ہندو بلاروک ٹوک باجہ کے ساتھ گزرتے تھے اور کسی کی دلآزاری نہ ہوتی تھی۔ لیکن اب پبلک سڑکوں پر باجے کے ساتھ گزرنے کا حق بھی ہر جگہ ان سے چھینا جا رہا ہے۔ اس بارے میں بھی لکھنؤ کے شیعوں نے خدا لگتی کہی ہے۔ اور اس کے لئے یہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ انہوں نے اس جلسہ میں یہ بھی پاس کیا ہے کہ مسجدوں کے سامنے باجہ بند کرنے کی تحریک کو بھی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کاش دوسرے مسلمان بھائی بھی سنجیدگی سے ان دو معاملات کے متعلق غور کریں"۔

(آریہ گزٹ لاہور ص ۳۔ ۲۳۔ اپریل ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث "آریہ گزٹ" کی اس تعریف پر ہم خوش ہوں یا ناخوش۔ اس کا فیصلہ خود "آریہ گزٹ" کر سکتا ہے کہ ہماری پوزیشن کیا ہونی چاہئے۔ ہم سے پوچھئے تو ہم یہی کہیں گے کہ ؎

میرے پہلو سے گیا یا لا ستمگر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

ہم نے "اہلحدیث" ۲۱۔ اپریل ۱۹۳۹ء میں یہ خطرہ ظاہر کیا تھا کہ پنجاب کے شیعہ اخبار اس آگ کو ہوا دیتے ہیں۔ خطرہ ہے کہ یہ فتنہ پنجاب میں بھی نہ آجائے۔ چنانچہ یہی ہوا کہ پنجاب سے بھی بے قراتی کے جتھے جانے لگے ہیں۔ اب تو یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے جو اخبار "شیعہ" لاہور ۲۴ اپریل کے الفاظ سے ظاہر ہوتی ہے جو یہ ہیں:۔

"کانگرس کی بے ایمانی اور وزیراعظم یو پی کے عیارانہ فیصلہ نے شیعیان ہند کی غیرت ملی اور مذہبی حمیت کو جو چیلنج دیا ہے اس کے زیر نظر غیور شیعیان ہند نے عملی قربانیاں پیش کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جماعت شیعہ ایک زندہ قوم ہے اور جب تک اس قوم کا ایک فرد بھی باقی ہے وہ مدح ثلاثہ کے بہانے سے ائمہ طاہرین کی توہین سننا گوارا نہیں کر سکیگا۔ دو ہفتہ میں تین ہزار سے زائد گرفتاریاں کرا کر شیعوں نے سول نافرمانی کا سابقہ ریکارڈ توڑ دیا ہے اور پنجاب کی آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف مقامات سے ہزاروں مجاہدین لکھنؤ روانہ ہو رہے ہیں ہم دیکھینگے کہ حکومت یو پی کس طرح اپنے فیصلہ کو نہیں بدلتی آج کا یہ افتتاحیہ آخری ہے۔ میں ۲۵۔ اپریل کو پنجاب کے ایک بہت بڑے قافلہ کے ہمراہ لکھنؤ جا رہا ہوں اور انشاء اللہ اسی وقت واپس لوٹونگا جبکہ حسینی محاذ لکھنؤ فتح ہوگا۔ اے کاش کہ میں حسین کے نام پر کام آؤں اور اسی کی راہ میں مر کٹا دوں۔ حسینیو! اب سوچ بچار کا وقت نہیں۔ تیرہ سو سال سے آپ حسینی تذکرہ کو سن رہے ہو۔ اب وقت آگیا ہے کہ آج دنیا کو بتا دیں کہ ناموس رسولؐ و آل رسولؐ پر مر مٹنا ہمارا شیوہ ہے اور حق و صداقت پر جان دے دینا عین سعادت ہے۔ خوشی خوشی لکھنؤ چلو اور سنت سجادؑ میں یوپی کے تمام جیل خانے بھر دو۔ روانگی کے وقت اپنے اہل و عیال کو یہ نصیحت کریں کہ لکھنؤ میں یزیدی دور شروع ہو گیا ہے۔ لکھنؤ کی یزیدی حکومت نے ہمیں چیلنج دے کر امتحان کے لئے بلایا ہے حقیقی اسلام خطرہ میں ہے۔ ۶۰ ادارے امام حسینؑ کو مٹانے کے منصوبے پایۂ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں ائمہ طاہرین کی برسر عام توہین کی جا رہی ہے"۔

(شیعہ لاہور ص ۳۔ ۲۴۔ اپریل ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث یہ ہے وہ آتش فشانی جو دور دراز بیٹھے ہوئے شیعہ لکھنؤ میں پہنچا رہے ہیں۔ ہم نہیں جان سکتے کہ اس فساد میں کس کا ہاتھ ہے۔ ہاں اسلام اور اہل اسلام کی حالت زار پر آٹھ آٹھ آنسو رو رہے ہیں اور دل سے دعا کرتے ہیں کہ

اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون

خلافت محمدیہ - مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو بدلائل ثابت کر کے معترضین کو جواب دیا ہے۔ قیمت ۵ (دفتر اہلحدیث)

نوٹ:۔ ملکی مطلع کا بقیہ مضمون صفحہ ۱۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔ (دبیر)

ahmadimuslim.de

مومیائی ۲۴

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔
ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۴؍۔ آدھ پاؤ ۸؍۔ پاؤ بھر ۱۶؍ مع محصول ڈاک۔
ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالیٔ برہما سے ایک پاؤ کی قیمت معہ محصول ڈاک ۱۲؍ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نیز ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادتیں

جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور۔ "دو چھٹانک مومیائی بہت جلد ارسال فرمائیے اس سے قبل چند بار مختلف پتہ سے منگوا چکا ہوں بے حد مفید ثابت ہوئی۔" (۶۔ فروری ۳۹ء)
جناب راؤ عبدالواسع خان صاحب کیری۔ "آپکی مومیائی کی بہت تعریف ہے اور فائدہ مند بھی ہے۔ میں نے اس سے پیشتر منگائی تھی بہت اچھی ثابت ہوئی۔ اب ایک چھٹانک اور ارسال فرمائیں۔" (۲۳۔ فروری ۳۹ء)
جناب عبدالستار صاحب بمبئی۔ "میں نے آپکے پاس سے تین چھٹانک مومیائی منگایا تھا از حد فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک آج محمد کے نام ارسال کر دیجئے۔" (۱۹۔ فروری ۳۹ء)
مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی حنیفی مومیائی ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل ۶؍

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد ۲؍
ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔
پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

سرمہ نور العین ۲۴

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)
اس کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔
قیمت ایک تولہ ۸؍۔
پتہ:۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)۔

آب شفا

بدہضمی کھٹی ڈکاریں۔ بھوک کم۔ معدہ گردہ قبض کے علاوہ درد سر دانت۔ داڑھ۔ سینہ شکم کمر جوڑوں کا درد۔ ہیضہ اور بچھو۔ ڈیموں کاٹے کا مجرب اور فوری اثر علاج ثابت ہو چکا ہے جلد منگاؤں۔ وقت بے وقت رات دن بڑے ڈاکٹر حکیم کا کام دیتی ہے۔ جلد منگائیں۔ مفت ہے۔ صرف محصول وغیرہ پیکنگ وغیرہ دینا ضروری ہیں۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا۔
منیجر اکسیر اعظم ایجنسی خزانہ گیٹ کوچہ ... امرتسر

فلیویا مسک ٹانک رجسٹری شدہ گورنمنٹ انڈیا
۳۵۷ و ۳۴۸ و ۱۴۰ ... کی قسم بالکل درست ہے۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے۔ بیکار ثابت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہئے۔ ایک گولی سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس رات قضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کئی ایک آل انڈیا نمائشوں میں امتحان اور انعام حاصل کر چکی ہے ۳۲ گولیاں پیکٹ ۶؍۔ محصول ڈاک ۸؍
پتہ:۔ نظام برادرس ۲۵ فرید کوٹ (پنجاب)

انقلاب افغانستان

کا

صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف

"زوال غازی"

ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہو لے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ضخامت ۲۰ × ۲۶ کے ۵۶ صفحات۔ اصل قیمت تین روپے۔ رعایتی دو روپے

(۵۰۷)

جدید انگلش ٹیچر

اس میں انگریزی زبان کے بے شمار مفرد الفاظ، محاورات، قواعد گرامر اور اردو سے انگریزی ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کے واسطے بہت سی مشقیہ عبارت دی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ کرنے سے انسان تھوڑی ہی مدت میں انگریزی زبان میں گفتگو کر سکتا ہے اور بآسانی خط و کتابت کر سکتا ہے۔
آج کل انگریزی زبان سے واقفیت از حد ضروری ہے لہٰذا ضرور منگوائیں۔ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ شائع کردہ قمر پبلشرز شملہ۔ قیمت ۱۲؍
پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

وعظ سکھانے والی کتب

مجموعہ خطب دوازدہ ماہی مترجم اردو جس میں بارہ مہینوں کے خطبے از تالیفات مولانا محمد اسماعیل شہیدؒ شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ درج ہیں۔ قیمت عہ

خطبہ دوازدہ ماہی (عربی) جو کہ خالص عربی زبان میں ہے۔ قیمت ۸

خطبات حسینی۔ توحید وسنت کے مطابق وعظ کی لاجواب کتاب ہے۔ قیمت عہ

خطبات التوحید مؤلفہ مولانا حمید اللہ صاحب میرٹھی۔ قیمت ۱۰

مجموعہ خطب مواعظ حسنہ از حضرت مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ ہر صفحہ پر دو کالم ہیں۔ ایک میں اصل عربی الفاظ ہیں۔ دوسرے میں ان کا اردو ترجمہ ہے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶

(۵۰۸)

بداءت البدائت یہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ ہے جس میں نماز طہارت وغیرہ کے متعلق جملہ ضروری مسائل کو نہایت خوبی سے قلم بند کیا ہے۔ قیمت ۱۰

انیس الواعظین ترجمہ اردو جلیس الناصحین فن وعظ میں ایک نایاب کتاب ہے۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت عہ

سرمہ رفیق چشم سیروں مفت رجسٹرڈ

تقسیم کیا جارہا ہے، آپ بھی محصول ڈاک کیلئے صرف ڈیڑھ آنہ کے ٹکٹ بھیج کر بیش قیمت سرمہ اور کتاب نور نظر کے پوشیدہ خزانے بالکل مفت طلب فرمائیے۔ مفصل فوائد اور ترکیب استعمال ہمراہ ہوگی۔

پتہ:۔ منیجر دار الکتب اینڈ دواخانہ ہمدرد وطن فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)

علم الیقین ترجمہ **تذکرۃ الواعظین** اس کتاب میں ستاون باب ہیں اور ہر باب میں مختلف مواعظ پند ونصائح درج ہیں۔ قیمت ۱۲

وعظ بنظیر اس میں دس وعظ ہیں۔ فضائل بسم اللہ فضائل درود شریف۔ معراج شریف لقاء الٰہی۔ اعمال صالح۔ صدقہ فضائل۔ رحمت الٰہی۔ تقویٰ۔ اطاعت والدین۔ توکل۔ صورت وقلب وزینت واقعی بے نظیر ہے۔ قیمت ۱۲

احسن المواعظ حصہ اول۔ از تالیفات، عالم بے بدل۔ جامع معقول ومنقول مولانا محمد ابراہیم صاحب دہلوی۔ قیمت ۴

فضائل الشہور والصیام سال کے بارہ مہینوں اور ہفتہ کے ساتوں دن اور روزوں کے فضائل، وظائف صحیحہ لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۳

وعظ روزہ جس میں روزوں کے فضائل مفصل لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۳

حکایات الصالحین۔ جس میں چند مشہور صالحین کی حکایات درج ہیں۔ قیمت ۸

تنبیہ الغافلین جس میں بد اعمال لوگوں کیلئے تازیانہ عبرت ہے۔ قیمت ۹

تذکرۃ الموت اس رسالہ کا مضمون اس کے نام سے ہی ظاہر ہے۔ قیمت ۱

تذکرۃ المسلمین مذمت کاہن ومنجم وفضیلت نماز وغیرہ کا بیان ہے۔ قیمت ۳

کتاب الجنائز اس کتاب میں جنازہ کے متعلق وہ ضروری احکام ومسائل جمع کئے گئے ہیں جو احادیث سے ثابت ہیں۔ قیمت ۶

کتاب الصیام۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ کی کتاب مصفیٰ شرح مؤطا امام مالکؒ کا اردو ترجمہ۔ قیمت ۳

غنیۃ الطالبین یعنی **تحفہ دستگیر** حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی مشہور عالم کتاب غنیۃ کا صرف اردو ترجمہ۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶

فتوح الغیب یہ بھی پیر صاحب موصوفؒ کی مشہور کتاب ہے جو طالبان سلوک کے لئے ایک بیش بہا تحفہ ہے۔ قیمت ۸

شفاء العلیل اردو ترجمہ **القول الجمیل** مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ۔ کتاب ہذا میں اقسام وشرائط بیعت اور اس کے جواز وعدم جواز پر بحث ہے۔ ساتھ ہی بعض اعمال اور وظائف برائے حل مشکلات وقضا حاجات مندرج ہیں بہت سے مسائل تصوف بھی زیر بحث آگئے ہیں۔ ۸

حکمت افلاطون اس میں جمیع اقسام کی ترکیب ادعیہ اور تعویذات مجرب نسخہ جات ہیں۔ قیمت ۶

کتاب التعویذات یعنی الدعاء والدوا مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالیؒ۔ جس میں اعمال قرآنی وحدیثی جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶

قرآن کے عملیات قرآن مجید کی آیات کے وظائف اوراد اور اس سے اکثر امراض کا علاج اور رفع مشکلات وحصول مدعا۔ ۸

رسول اللہ کے عملیات صحیح احادیث سے جمع کئے ہیں۔ ۵

عملیات مشائخ۔ اولیاء اللہ کے عملیات جو کتابی صورت میں جمع کئے ہیں۔ قیمت ۶

اعمال قرآنی مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ قیمت ۸

نوٹ:۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا علیحدہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ { **منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

بہت سی گفتگو اور فریقین کے عذرات و بیانات سننے کے بعد فریقین کی رضامندی اور جملہ ممبران گول میز کانفرنس کے اتفاق سے ایک رزولیوشن مرتب ہوا جس کے ذریعہ نزاع ختم ہو گئی تھی جسمیں صرف یہ چیز باقی رہ گئی تھی کہ اگر اس رزولیوشن کی کوئی فریق خلاف ورزی کرے تو ایک آدمی یا چند آدمی اس غرض کے لئے بطور ثالث مقرر کئے جائیں اگر اس رزولیوشن کی خلاف ورزی کی جاوے تو ثالث یا ثالثان کا فیصلہ ناطق ہو۔ ثالث کی نامزدگی کے لئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے نام دے دیا[له] لیکن حافظ صاحب نے اپنی طرف سے ثالث کے نامزد کرنے کے لئے مہلت چاہی۔ ان کو مہلت دی گئی۔ چنانچہ پانچ بجے حافظ صاحب کو بلوایا گیا اور کئی آدمی بھیجے گئے۔ بالآخر وہ ساڑھے دس بجے شب آئے۔ جبکہ رزولیوشن جب ان کو پڑھ کر سنایا گیا تو انہوں نے اس رزولیوشن کی صحت سے انکار کیا۔ بلکہ بعض فقرات کی نسبت یہ اعتراض کیا کہ یہ لکھے ہی نہیں گئے ہیں۔ ارکان گول میز کانفرنس نے باتفاق ان کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ یہ رزولیوشن من وعن وہی ہے۔ اس میں کوئی ردوبدل نہیں کیا گیا۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ صبح سے چھ سات گھنٹے میں جو کچھ کیا گیا تھا وہ ضائع ہوا۔ اس لئے گول میز کے ممبران اپنی ناکامی کا اظہار کرتے ہیں۔"

("عبدالقادر قصوری صدر جلسہ")

جماعت اہل حدیث کے ایک نامی شاعر جناب ابو العرفان صاحب متخلص مست رئیس گنور کو تکلیف دی گئی تھی کہ جلسہ میں تشریف لائیں یا اپنا کلام (نظم) بھیجیں۔ انہوں نے ازراہ مہربانی دو نظمیں بھیجیں۔ چونکہ دونوں کے پڑھنے کا وقت نہیں ملا۔ ان میں ایک سابقہ پرچہ "اہلحدیث" میں درج ہو چکی ہے۔ دوسری آج ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ منظوم درج ذیل ہے :- (اگلے کالم پر)

نغمات توحید

(از جناب ابو العرفان صاحب مست انصاری)

ہے کہیں کثرت کہیں وحدانیت کی دید ہے
جس طرف دیکھو نئے منظر نرالی عید ہے

شرک کی کالی گھٹا ہے جلوہ گر توحید ہے
اک طرف دوزخ ہے اک جانب خدا کی دید ہے

اپنی اپنی ظلمتوں میں اپنے اپنے نور میں
شام کی اندھیریاں ہیں صبح کا خورشید ہے

نور سے پُرنور ہو جا چھوڑ دے تاریکیاں
یہ جو ممکن ہو تو ہر شب عیش ہر دن عید ہے

مسلم ان دونوں میں تجھ کو فرق کرنا چاہیئے
رحمتِ رحماں سے بخشش کی اگر امید ہے

اجتناب افعالِ بد سے نیک باتوں کی تلاش
حکم اللہ ہے رسول اللہ کی تاکید ہے

باوجود ان دونوں تاکیدوں کے یہ غفلت تری
کچھ نہیں بربادیٔ اعمال کی تمہید ہے

آنکھ اٹھا کر دیکھ او غواصِ بحرِ معصیت
شرک کے طوفاں میں غلطاں کشتیٔ توحید ہے

ڈوبتا جاتا ہے بیڑا کچھ نہیں تجھ کو خبر
اس قدر مدہوش ایسی غفلتوں کی نیند ہے

اب بھی تو سنبھلے تو دو ہاتھوں میں بیڑا پار ہو
موجِ طوفاں خیز میں رحمت سے ناامید ہے

اس تلاطم سے کنارہ کر نکل اس بحر سے
دیکھ تیرے سامنے سرچشمۂ توحید ہے

اس میں غوطہ مار اس میں تیر اسکی تہہ کو پہنچ
باعثِ تسکینِ قلبِ زار یہ تمہید ہے

ناخدا تیرا خدا ہے تیرے رہبر ہیں رسول
اب تو ہر صورت سے ساحل آشنا امید ہے

موتیوں سے چُن کے بھر لے دامنِ صد آرزو
ہر صدف کے بر میں پنہاں گنجِ مرواریدہے

دیکھ لے جلسے میں ہر عالم ہے بحرِ بے کنار
ان کی صورت ان کا وعظ آئینہ دارِ عید ہے

آئے ہیں سب کو کلامِ حق سنانے کے لئے
ان کا مقصودِ دلی سنت ہے یا توحید ہے

ہوش میں آ یاد کر ان سے ہدایت کا سبق
ان کے ہر ہر لفظ پر اللہ کی تائید ہے

یہ ملاتے ہیں خدا سے ماسوا کو چھوڑ کر
ان کا عنوانِ بیاں اسلام کی تمہید ہے

پھونک تو کیا اس کو تو کا بھی بجھا سکتا نہیں
روشن از فضلِ خدا اب تک شمعِ توحید ہے

یہ مسلم ہے کہ ان کے قول ان کے فعل میں
اور تو کچھ بھی نہیں سنت ہے یا توحید ہے

ماسوا اس کے تجھے پھر چاہئے بھی اور کیا
تو تو مسلم ہے تجھے تو فرض یہ تائید ہے

اتباعِ سنتِ حضرت محمد مصطفٰے
قاطعِ بدعات ہے غارت گرِ تقلید ہے

صرف توحیدی تجارت میں ہیں یہ دو فائدے
اک محمدؐ کی شفاعت اک خدا کی دید ہے

چھوڑ کر ان دونوں انعاموں کو اے مردِ خدا
کس لئے رنگینیٔ دنیا میں محو دید ہے

ہٹ کے اس کثرت پرستی سے ہو وحدت آشنا
شرک آخر شرک ہے توحید پھر توحید ہے

جس کو چاہے دیکھ لے مسلم جسے چاہے نہ دیکھ
تیرے آگے آج ہر منظر برائے دید ہے

اب گلے مل جائیگا سُن کر دلیلیں صاف صاف
ہم کو ہر دو کے بھائی ہے یہ امید ہے

اعترافِ حق کی خاطر اختتامِ نظم پر
مختصر سی اب یہ استقبالیہ تمہید ہے

(اگلے صفحہ پر)

له ۴۔ نومبر ۱۹۳۲ء کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ (اہلحدیث)

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

تحفۂ مجددیہ - حضرت مجدد صاحب الف ثانی سرہندیؒ (۴۹۶) کی تصنیف کا اردو ترجمہ - فرقہ شیعہ کی تردید میں - قیمت ۴ر (منیجر)

کتب خانہ

آئے ہیں سب آنے والے دور سے نزدیک سے
مل رہے ہیں سال بھر کے بعد سب بچھڑے ہوئے
بارک اللہ آنے والو جلسۂ توحید میں
یہ معزز ہستیاں یہ خاص مہمانان بزم
آپ سب دلدادۂ حمدِ خدائے پاک ہیں
معصیت بردوش آئے جائیں گے بخشے ہوئے
کیوں نہ چھا جائیں سرِ اجلاس انوار خدا
یا الٰہی حشر تک دنیا تک رہے یہ بزم وعظ
ہے مسلسل سلسلہ اُس وقت سے اس وقت تک

ایک جلسہ گاہ مذہب میں ہر اک کی دید ہے
آج سالانہ خرگہ چوڑیاں میں عید ہے
آپ ہیں توحید کے اور آپ کی توحید ہے
اُنکی ہر شب ہے خوشی کی رات ہر دن عید ہے
آپ کو مرغوبِ خاطر سنت و توحید ہے
قاضی الحاجات سے ہم کو قوی امید ہے
اتباعِ سنتِ احمدؐ کی جب تائید ہے
اسکی تیرہ سو برس سے قبل کی تمہید ہے
ہر زمانے کے نئے منظر نرالی دید ہے

پوچھئے جس سے وہ کہتا ہے ہماری عید ہے
دیکھئے جس کو وہ محوِ نغمۂ توحید ہے

بریلوی مشن

امیر ملت علی پوری کی شان

ایک پٹواری کی قلم سے

(از قلم مولوی عبداللہ صاحب ثنائی امرتسری)

اپنے سے بڑے کی عزت کرنا مسلمان کا اخلاقی اور مذہبی فرض ہے مگر حسن ظنی میں کسی شخص کی شان کو اس قدر اونچا بیان کرنا جو اس کا حق نہیں اتنا ہی برا ہے جتنا کسی کی تنقیص شان کرنا قبیح ہے۔ آج کل کے پیروں سے ہمیں یہی گلہ ہے کہ وہ اپنے مریدوں سے اپنی مدح سرائی میں وہ الفاظ بھی سن لیتے ہیں جو صراحۃً انکی شان میں استعمال کرنے شرعاً قبیح ہوتے ہیں اور مریدین بھی ایسا غلو کہتے وقت حدود شرعیہ کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے۔ "انوار الصوفیہ" سیالکوٹ میں ایک نظم پنجابی شائع ہوئی ہے جو کسی پٹواری مرید نے پیر جماعت علی شاہ کے حق میں اس وقت پڑھی جب وہ حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اشعار پنجابی درج ذیل ہیں۔ ہم اپنے اردو دان احباب کی خاطر اُردو ترجمہ اپنی طرف سے کرینگے۔ تاکہ وہ بھی پیر صاحب کے مدحیہ قصیدہ سے حظ اٹھائیں۔

اشعار

جاہ محبوب اللہ فی امان اللہ اگے ہو رہیاں انتظاریاں نے
محبوب خدا اللہ کے سپرد جاؤ آپ کی بہت انتظار ہو رہی ہے
تینوں لکھ مبارکاں اوہ ویلا جد ہووسن ہمکناریاں نے
تجھے اس وقت لاکھ مبارک باد ہے جب آپ ہمکنار ہونگے
بھلے بھاگ سیتی کوئی جا آوے تیریاں نت اوتھے طلبگاریاں نے
کوئی خوش نصیب وہاں جا کر آ جاتا ہے مگر آپکی وہاں طلب ہے
کول سد کے رب رسول دونویں کرن تیریاں نازبرداریاں نے
خدا و رسول بلا کر آپ کی نازبرداری کرتے ہیں
اہل عرب سارے مشتاق تیرے ویکھ عادتاں جو ملنساریاں نے
تمہاری ملنسار عادتیں دیکھ کر اہل عرب تمام مشتاق ہو رہے ہیں
بار بار جانا تیرا بیت اللہ لکھاں وچہ اسدے رازداریاں نے
تیرے بار بار بیت اللہ جانے میں لکھو کھا راز ہیں
غوث قطب تے ولی ولائتاں جو تیرے شان توں سب بلہاریاں نے
ولی قطب وغیرہ پیر صاحب کی شان پر قربان ہیں
تو مقبول اللہ محبوب مدنی خالی اثر نہ شب بیداریاں نے
اے پیر تو خدا کا مقبول مدینے والے کا محبوب ہے

(انوار الصوفیہ سالکوٹ جنوری ۱۹۳۸ء صفحہ ۳)

ان اشعار سے حسب ذیل انکشافات ہو رہے ہیں:-

(۱) پیر جماعت علی شاہ جہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں (مکہ مدینہ) وہاں پر پیر صاحب کی نہایت ہی سختی سے انتظاریاں ہو رہی ہیں۔

(۲) کوئی شخص تو اپنی خوش قسمتی سے یوں ہی چلا جاتا ہے اور آ بھی جاتا ہے مگر پیر صاحب کی وہاں طلبیاں ہو رہی ہیں۔

(۳) پیر صاحب موصوف کو اللہ تعالیٰ اور رسول کریم علیہ السلام وہاں بلا کر نازبرداری کرتے ہیں۔

(۴) پیر جی کی ملنسار عادات دیکھ کر تمام اہل عرب آپ کے مشتاق ہیں۔

(۵) پیر صاحب کے بار بار بیت اللہ جانے میں لکھو کھا راز ہیں (جن کو شاعر نے ظاہر نہیں کیا)

(۶) پیر صاحب کی شان پر ولی، قطب، غوث، (بقول شاعر) سب قربان کئے جا سکتے ہیں۔

یہ امر ہم ناظرین باانصاف کی رائے پر چھوڑتے ہیں کہ یہ اشعار مدحیہ حدود شرعیہ کے اندر ہیں یا گروہ غالیہ کا غلو ہے۔ ع

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

بشریت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

فمبلغ العلم فیہ انہ بشر
وانہ خیر خلق اللہ کلہم
(قصیدہ بردہ)

(از قلم مولوی محمد فضل الرحمٰن صاحب بملہ کپھوی ضلع اعظم گڑھ)

منکرین بشریت کی طرف سے آنحضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بشر نہ ہونے کے ثبوت میں جتنی نہایت قوی اور مستحکم دلیلیں پیش کی جاتی ہیں اُن میں سے ایک مضبوط اور قوی دلیل یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق نور پاک سے ہے اور انسان کی پیدائش مٹی سے ہے۔ چنانچہ انسان کے متعلق قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ (پ ۲۷۔ع ۱۱) یعنی انسان کو ٹھنے مٹی سے

(افادات ... مضمون مولانا ظفر علی مرحوم، حضرت عمر ... خلیفہ دوم ... کے مختصر حالات ...)

ahmadimuslim.de

پیدا فرمایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتَابٌ مُّبِیْنٌ (پ۶-ع ۷) یعنی البتہ تحقیق آیا اللہ کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور اور ایک روشن کتاب۔" منکرین بشریت کہتے ہیں کہ "نور سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور کتاب مبین سے مراد قرآن مجید ہے۔ پس جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق نور پاک سے ہے نہ کہ مٹی سے تو ثابت ہوا کہ آپ بشر نہیں ہیں"

مگر اس آیت میں چونکہ نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی مذکور ہے اور نہ نور کی تخلیق کا کوئی ذکر ہے جس سے مدعا (عدم بشریت رسول) ثابت ہو سکے۔ اس کے علاوہ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اس آیت میں نور اور کتاب مبین سے مراد ایک ہی چیز یعنی قرآن شریف ہے۔ کیونکہ دوسری آیت میں قرآن شریف کو نور کہا گیا ہے ملاحظہ ہو آیہ کریمہ:-

وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا (پ۶-ع ۲)

لوگو! ہم خدا نے تمہاری طرف کھلی روشنی نازل فرمائی اس لئے منکرین بشریت بقول "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" یہ حدیث بھی اس کے ساتھ شامل کر لیتے ہیں:-

اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا نے سب سے پہلے میرا نور پیدا فرمایا۔"

لیجئے۔ نص صریح سے ثابت ہو گیا کہ آپ ہماری طرح بشر نہیں تھے۔ سبحان اللہ! ؎

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

میں کہتا ہوں اولاً تو حدیث ہی سرے سے جھوٹی (بناوٹی)[1]

[1] بعد تنقید حدیث اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق تھے جو مخلوق ہوئے تو انکا نام کچھ رکھنا چاہئے۔ فرشتہ تھے تو نفی قرآن کریم کی نص صریح میں ہے لا اقول لکم انی ملک۔ دوسری قسم جن ہے اس کی بابت والجان خلقناہ من قبل من نار السموم وارد ہے یہ بھی منفی ہے۔ تیسری قسم بشر کی ہے اس سے انکار کرنے والے بتائیں کہ تینوں قسموں میں سے آنحضرت کس قسم سے تھے۔ فافہموا ولا تکن من القاصرین۔ (ا۔ ث)

ہے۔ مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے سیرت النبی ص ۶۲۵ ج ۳ میں تحریر فرمایا ہے کہ

"اس روایت کے موضوع ہونے پر سب محدثین کا اتفاق ہے۔"

لہٰذا اہل حق کے نزدیک یہ حدیث موضوع سند اور حجت نہیں ہو سکتی۔ ثانیاً بالفرض اگر یہ حدیث دلیل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشر نہیں ہیں کیونکہ آپ نور پاک سے پیدا ہیں تو منکرین بشریت کو چاروناچار ماننا پڑیگا کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی ہماری طرح بشر نہیں تھے۔ کیونکہ ایک حدیث میں یہ بھی ہے:-

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا و علیٌّ من نور واحد (نفک تیر) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اور علیؓ ایک ہی نور سے ہیں۔"

پس جس دلیل سے منکرین بشریت کے نزدیک ثابت ہوتا ہے کہ علی مرتضیٰ بھی بشر نہیں تھے۔ حالانکہ منکرین بشریت حضرت علی کو بھی اپنی طرح بشر مانتے ہیں۔

بشر ہونے کی دلیل منکرین بشریت کی دلیل کے قلع و قمع کرنے کے بعد ہم چاہتے ہیں کہ اہل حق کی جانب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بشر ہونے کی دلیل بھی نقل کر دیں۔ پس بغور ملاحظہ فرمائیے:-

(۱) قال اللہ تعالیٰ۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ (پ ۲۴-ع ۱۵) یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ لوگو! میں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔

(۲) قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ کُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا (پ۱۵-ع ۱۱) یعنی (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ میرا رب پاک ذات ہے میں تو بشر اور اللہ کا رسول ہوں۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون (مشکوٰۃ) کہ میں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔ میں بھی بھولتا ہوں جس طرح تم لوگ بھولتے ہو۔

غرض آپ کی بشریت کتاب و سنت سے آفتاب

نصف النہار کی طرح ظاہر و روشن ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

اہل بیت اور شیعہ

(۲)

(از مولوی ابو صمصام عبدالسلام صاحب مبارکپوری)

اخبار "اہلحدیث" مجریہ ۱۸-محرم سنہ رواں میں مضمون "اہل بیت اور شیعہ" درج ہوا تھا۔ آج ہم اس کا تتمہ ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔

واضح ہو کہ مولوی فرمان علی صاحب کو آیت تطہیر اور آیت قالوا اتعجبین من امر اللہ الخ میں "کم" ضمیر جمع مذکر حاضر سے بوجہ عدم تدبر کے دھوکہ لگا ہے اور نہ صرف آپ ہی کو بلکہ بڑے بڑے علماء شیعہ اس غلطی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ جیسے مولوی علی نقی مجتہد العصر (ملاحظہ ہو رسالہ تحریف قرآن حصہ دوم ص ۸۹) اور مولوی اعجاز حسن صاحب بدایونی (ملاحظہ ہو رسالہ تنبیہ الناصبین) ان لوگوں نے بزعم خود سمجھا ہے کہ آیۃ تطہیر میں "کم" ضمیر جمع مذکر حاضر کی ہے لہٰذا یہاں ازواج مطہرات مخاطب نہیں ہو سکتیں۔ ایسا ہی آیت قالوا اتعجبین من امر اللہ الخ میں بھی۔ ہم اس غلط فہمی کے ازالہ کیلئے مطابق حال چند حوالجات پیش کرتے ہیں جن میں ضمیر جمع مذکر غائب یا حاضر کی ہے اور مخاطب مؤنث۔ بغور ملاحظہ فرمائیے:-

(۱) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی رخصتی کے واقعہ میں بیان کرتی ہیں:-

ثم دخلت بی فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس علی سریر فی بیتنا وعندہ رجال ونساء من الانصار فاجلستنی فی حجرہ ثم قالت ھؤلاء اھلک فبارک اللہ لک فیھم وبارک لھم فیک الحدیث (مسند احمد ص ۲۱۱ ج ۶)

؎ آپکی عبارت کا اقتباس ہم اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۲ ذیقعد میں بضمن "آیت تطہیر اور شیعہ" نقل کر چکے ہیں۔ ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

یعنی پھر مجھے میری ماں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل پاس ہی بٹھا دیا اور کہا (یا رسول اللہ) یہ آپ کی اہل ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے لئے اُن میں ان کے لئے آپ میں برکت دے۔"

دیکھئے بارک لھم اور فیھم ضمیر جمع مذکر کی ہے اور مراد اس سے حضرت عائشہؓ ہیں۔

(۴) فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر اخرج من عندک فقال ابوبکر انما ھم اھلک بابی انت یا رسول اللہ الحدیث (بخاری)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوقت ہجرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا اے ابوبکرؓ اپنے پاس سے لوگوں کو ہٹا دو۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس وقت صرف آپ کی اہل (عائشہ رضؓ) موجود ہیں اور کوئی نہیں۔

دیکھئے یہاں بھی ھم اھلک میں ضمیر جمع مذکر غائب کی ہے اور مراد حضرت عائشہؓ ہیں

(۵) انما یدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیسلم ثم یقول کیف تیکم[1] ثم ینصرف (بخاری حدیث افک)

یعنی حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آتے تو سلام کرتے پھر میرا حال پوچھتے اور واپس چلے جاتے۔"

دیکھئے یہاں بھی کم ضمیر جمع مذکر حاضر کی ہے اور مخاطب حضرت عائشہؓ ہیں۔

ناظرین! جہاں معلوم ہوا کہ ان روایات میں باوجود ضمیر جمع مذکر ہے اور مخاطب مؤنث۔ وہاں لفظ ھؤلاء اھلک اور ھم اھلک سے یہ بھی بصراحت ثابت ہوا کہ ازواج مطہرات اہل بیت میں داخل ہیں فالحمد للہ!

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

حل اشکال اب آئیے ہم آپ کو اس کی وجہ بھی بتا دیں

کہ ان روایات بالا یا آیت تطہیر میں ضمیر مذکر ہے۔ اور مخاطب مؤنث۔ یہ کیوں؟ پس بغور سنئے!

وجہ یہ ہے کہ اہل کا لفظ چونکہ مذکر ہے لہذا اسکی رعایت سے ضمیر بھی مذکر ہے۔ اسی قاعدہ کے مطابق آیت تطہیر میں کم ضمیر مذکر ہے اور مخاطب ازواج مطہرات ہیں۔ ونیز اس لحاظ سے آیت تطہیر اور آیت قالوا اتعجبین من امر اللہ الایۃ اپنے مقام و محل پر ہیں۔

فافھم ولا تکن من القاصرین

دہلی کے موجودہ (اہلحدیث) مدرسے

(مرسلہ:- مولوی ابویحییٰ امام خان صاحب نوشہروی)

شہر دہلی اہلحدیثوں کا ہمیشہ سے دار الخلافہ ہے یہاں ہمارے سردار جناب حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ محدث علیہ الرحمۃ نے ہماری حکومت کی بنیاد رکھی۔ اس سلطنت کی توسیع ممدوح کے نامور پوتے حضرت سیدنا شاہ محمد اسماعیل شہید (فداہ ابی و امی) نے فرمائی۔ اور کس قدر پھیلاؤ ہیں؟ ادھر سرحد ہندوستان تک بلکہ اس سے بھی آگے یعنی قندھار۔ جس کی سند عارف باللہ مولائی عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ تعالےٰ سے ملتی ہے آپ ملا حبیب اللہ صاحب قندھاری کے فیض یافتہ تھے اور حضرت ملا ممدوح جناب امیر المؤمنین سیدنا سید احمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مرید۔ بتذکرہ حیات طیبہ (سوانح حیات مولانا شہید اور کتاب سوانح احمدی مشتمل بر ترجمہ حضرت امیر المؤمنین مذکورۃ الصدر میں منقول ہے)

ہماری (حکومت) دوسری طرف مدراس (صوبہ) تک پہنچی۔ صوبہ بہار میں اس کی گورنری قائم ہوئی۔ وسط ہند کے ہر شہر میں اس کا سکہ رائج ہوا۔ آپ بھول جائیے مگر تاریخ کے صفحات میں ؎

زباں پر تیرا افسانہ جو پہلے تھا سو اب بھی ہے

کفرزار ہند میں ہمارے ہی اسلاف نے اسلام کی پود لگائی۔ ان کی کوششیں تھیں۔ جن کے نتائج اس بہار کی صورت میں نظر آرہے ہیں کہ آج ہر طرف اسلام کا حقیقی منظر سامنے ہے۔ وعظوں کی یہ ہاہمی انہی کی صدائے بازگشت ہے۔ ورنہ یہاں خرمی موشگافیوں کے سوا کیا رکھا تھا۔ مدرسوں میں قال اللہ وقال الرسول کے دلآویز نغمے ہمارے ہی اسلاف اخیار کے ترنم کی گونج ہیں۔ یعنی ؎

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پود اُن کی لگائی ہوئی ہے

یرحمہم اللہ تعالےٰ۔ مگر اخلاف نے ان کی پیروی کہاں تک کی؟ میری زبانِ قلم سے یہ نوحے سننے کچھ دلچسپی کا سبب نہیں رہے۔ کیونکہ میری ہر تحریر میں بھی ایک مرثیہ ہے۔ پس ؎

کیوں میرے لئے گوش بر آواز ہو کوئی
روداد ہوں، روداد بھی دہرائی ہوئی سی

اس وقت اس مرثیہ کا "سلام" دہلی کے موجودہ مدرسوں کے طلبا کے مصائب کی "تشبیب" ہے۔ جو شاید یوپی کے اکثر مدرسوں پر مساوی طور پر صادق آسکے گی۔"

دہلی میں اس وقت اہلحدیث کے یہ ۱۱ مدرسے ہیں

(۱) دار الحدیث رحمانیہ۔ (۲) مدرسہ محمدیہ۔ (۳) مدرسہ سعیدیہ عربیہ۔ (۴) مدرسہ زبیدیہ۔ (۵) مدرسہ فیاضیہ (۶) مدرسہ دار الہدیٰ (۷) مدرسہ دار السلام (۸) مدرسہ سبیل السلام (۹) مدرسہ میاں صاحب (۱۰) مدرسہ علی جان (۱۱) مدرسہ جامع اعظم۔

ان میں تقریباً ۲۰۰ طالب علم اور بقدر ۲۵ کے اساتذہ کرام ہیں۔ مدرسہ محمدیہ اور مدرسہ سعیدیہ عربیہ کے سوا جملہ مدرسوں کے مصارف تنخواہ و وظائف کیلئے اوقاف یا ذاتی کفالت ہے (اور ذاتی کفالت مثلاً دار الحدیث رحمانیہ) مدرسہ محمدیہ اور سعیدیہ جس طرح ذاتی کفالتوں اور اوقاف سے تہی دست ہیں اسی طرح

[1] قولہ کیف تیکم اعلم ان تا و تہ اسم یشار بہ الی المؤنث فان خاطبت جئت بالکاف فقلت تیک وتیکما وتیکم وما قبل الکاف نعت تشیر الیہ فی التذکیر والتانیث [illegible] الجمع (عینی) ۱۲ منہ

نفع القرآن والحدیث۔ قرآن مجید و حدیث شریف کی صحت اور کتابت کے متعلق شکوک کا ازالہ مع جواب۔ قیمت ۹؍ (مجر)

ahmadmuslim.de

ان کے صدر مدرسین (حضرات) مشاہروں سے محروم۔ ان میں مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ اساتذہ کے مشاہروں اور تلامذہ کی آسائشوں کے لحاظ سے فائق الاقران ہے، خداوند عالم اسے قائم رکھے۔ دار البقاء اور جامع اعظم میں کھانا یا وظیفہ (بالخیار) ملتا ہے۔ باقی تمام مدرسوں میں عموماً وظائف جاری ہیں۔ اور وظائف میں (شاید) ۳ روپے ماہانہ سے کہیں زیادہ نہ ملتا ہوگا مجھے عرض یہ کرنا ہے کہ ان مدارس کے طلباء کی حالتیں قابل رحم ہیں۔ دہلی جیسے شہر میں کوئی نوجوان ۳ روپے ماہانہ میں بسر اوقات نہیں کرسکتا۔ پھر جبکہ کتابوں کی ضرورت بھی لاحق ہو، علالت کا خوف بھی مسلط ہو۔ ختم سال پر دہلی چھوڑنے پر بھی اصرار ہو۔ اس پر ستم بالائے ستم یہ کہ بعض طالب علموں کو صرف ۸؍ ماہانہ ملتا ہے اور بعض بدنصیبوں کو ایک ہی روپیہ۔ بارالہا! تیرے بندوں کی یہ ہلاکت آفرینی!

اسی دہلی میں میں نے اسی رمضان المبارک میں یہ تماشا (بے شک تماشا!) بھی دیکھا کہ پشاور سے لے کر راس کماری تک سے چندہ لینے والے اہل حدیث سفیر امڈے آتے ہیں۔ اور ہر ایک تھیلیاں بھر بھر کے لئے جارہا ہے۔ اور اسی دہلی میں یہ بے پروائی کہ ملتان سے آنے والے طالب علم کو ایک روپیہ مہینہ برائے خوراک وہ ملتان جس کی اوسط خوراک ہر صوبہ ملک سے کھپت میں زیادہ اور کیفیت میں اور بھی بہتر!

اور دہلی ہی کے اہل خیر کو میں نے حدیثوں پر عمل کا سب ملک سے زیادہ شوقین بھی دیکھا۔ سبحان اللہ! بارک اللہ! مگر حدیث وابدأ بمن تعول (پہلے اپنے اردگرد والوں پر خرچ کرو ان سے بچے تو دوسروں کو بھی) پر بھی توجہ کرنا چاہئے۔ اور اگر آپ کے نزدیک دور دور کے مقامات والوں کی تھیلیاں بھرنا دہلی کے ابن

شہان بے کمر و خسروان بے کلاہ

کے مقابلہ میں زیادہ عزیز ہیں تو پھر اپنے مدرسوں کو ختم کرا دیجئے گا تاکہ بھر پیٹ پر پتھر باندھ کے صد الحق [illegible]

فراوانی ہے۔ پہلے طلباء کتابیں خود نقل کر لیتے۔ اب مطبوعہ نسخے خریدنے سے انہیں چارہ نہیں۔ ان کیلئے بھی دام چاہئے۔ پہلے طلباء کی جاگیریں[1] تھیں۔ ان کو کھانے اچھے ملتے۔ شکم سیر خود کھاتے اور دل لگا کر پڑھتے اب جاگیریں ہی اول تو کم رہ گئیں۔ اس پر کھانوں کی نوعیت بھی گھٹیا۔

اس معاملہ میں اہل حدیث کانفرنس کا عمل بھی قابل غور ہے۔ جس کی دفتری شکل کسی نہ کسی صورت میں ہنوز قائم ہے۔ بہت بڑا فنڈ نہ سہی، مگر بالکل تہی مانگی بھی نہیں کانفرنس میں دہلی کے تمام مدرسوں کی فہرست کے ساتھ ہر ایک مدرسہ کے طلباء کی فہرست و تعداد بھی چاہئے اور دفتر کو معلوم[2] ہونا چاہئے کہ طلباء کس طرح بسر اوقات کرتے ہیں۔ اور جن طلباء کو ناکافی وظیفہ ملتا ہے اسکی کمی کانفرنس کو پوری کرنا چاہئے۔ تاکہ یہ لوگ اپنے معاملات ضروری کو آسانی سے طے کرسکیں۔ کانفرنس میں یہ ضروری ہوگا۔ اس کے لئے اراکین شوریٰ کو جلسہ کرکے غور فرمانا چاہئے۔ میں حاجی بشیر الدین صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ اس مضمون پر حافظ حمید اللہ صاحب کو متوجہ کریں۔ اور میں دہلی کے جملہ مدارس کے متولیوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ ان غریب طلباء کیلئے تین روپے وظیفہ بالکل ناکافی ہے۔ یہ رقم پانچ روپے ماہانہ سے ہرگز کم نہ ہونی چاہئے۔ خواہ طلباء کی موجودہ تعداد کم کرنی پڑے مگر وظیفہ ضرور بڑھایا جائے۔

ان تجاویز پر غور بھی ہوگا؟ یہ خیال بہت تکلیف دہ ہے۔ یقیناً میری آواز متولیوں تک براہ راست نہ پہنچ سکے گی۔ مدرسین حضرات پڑھیں گے اور "درست ہے" فرما کر خاموش ہوجائیں گے۔ طلباء پڑھیں گے تو دلوں میں ایک ساعت کے لئے مسرت محسوس کرلیں گے۔ آہ! یہ نظام انہی غلط اور تباہ کن قاعدوں کے ساتھ وابستہ رہے گا۔ علمائے مدرسین اس کی اصلاح کے لئے کبھی زبان نہ کھولیں گے۔ وہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون قسم کی آیات مبارکہ ضرور پڑھ کر دلوں کو مسرور کرتے رہیں گے۔ مگر ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم و ان تتولوا یستبدل قوما غیرکم۔ قسم کی آیتیں خیال میں بھی نہیں لائیں گے کہ ان سے تو دلوں کی تازگی مرجھا جاتی ہے۔ اتنے ہی میں الحاد کا سیلاب آجائے گا۔ جس کے دھارے میں یہ سب خس و خاشاک کی طرح بہ جائیں گے۔ اسوقت یالیت یالیت! پڑھیں گے۔ مگر بے سود ؎

دریا کو اپنی موج کی طغیانیوں سے کام
کشتی کسی کی پار ہو یا درمیاں رہے

حضرات علمائے کرام و اہل خیر دہلی مجھے معاف فرمائیں

؎ معاف اے ہم نشیں گر آہ کوئی لب پہ آجائے
طبیعت رفتہ رفتہ خوگر دردِ جگر ہوگی

کاش! یہ تحریریں مؤثر ثابت ہوں۔ کاش دہلی کے معتمدین ان پر توجہ فرمائیں۔ کاش! میری قوم کے نونہال طلباء اپنی طالب علمی کا زمانہ خوشی میں بسر کریں۔ دہلی کے اہل خیر ان کے ہر درد دکھ میں شریک رہیں۔ وے انہیں قومی امانتیں سمجھ کر ان کی حفاظت کریں! یا اللہ میں نے مہینوں ان طالب علم میں رہ کر ان کی درد بھری داستانیں سنی ہیں۔ اب میں ان کے خوشی کے ترانے بھی سنوں۔ الٰہی وہ شکم سیر ہو کر سوئیں اور صبح ہی ان کے سامنے لطیف کھانوں کے خوان رکھے ہوں۔ الٰہی! دہلی کے دولت مند اہل حدیثوں کے لئے یہ مشکل نہیں کہ وہ ان کا اس قسم کا خیال کرسکیں۔ ان کے دل درد طلب ہیں مگر انہیں بتانے والا نہیں ملا۔

بارالہا! دہلی میں پھر ایک محمد اسماعیل شہید جیسے جاں فروش عالم کی ضرورت ہے۔ جو سب کو ایک ہی خیال یعنی شوکت دین پر متوجہ کردے۔

یا اللہ! دہلی کو فتنہ انگیزوں کی شر سے محفوظ رکھ۔

حیات طیبہ۔ جدید اڈیشن۔ مولانا شہید دہلویؒ کی مفصل سوانحعمری۔ قیمت ۶؍ پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

---

[1] وفتر کانفرنس نے تعلیمی کام کسی خاص وجہ سے اپنے ہاتھ میں نہیں لیا ہوا ہے۔ (اہلحدیث)

[2] بارہا توجہ کی گئی۔ کوشش کی گئی مگر کامیابی نہیں ہوئی کیونکہ [illegible] (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

بدعت کیا ہے؟

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی)

بعض دوست کہا کرتے ہیں کہ جس چیز کا وجود آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں نہ ہو۔ ہر وہ چیز گمراہی ہے۔ کیونکہ آپ کا ارشاد ہے کہ کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ یعنی ہر ایک نئی چیز بدعت ہے اور ہر ایک بدعت گمراہی ہے۔" گویا یہ حدیث شریف حرمت کی بین دلیل ہے۔

سو اس کے جواب میں گذارش ہے کہ بلاشبہ جن لوگوں کو اسلام کے پاکیزہ اصول پر دسترس نہیں اکثر حقیقیات کے رد کر دینے کے لئے یہ حدیث مذکور بالا پیش کر دیا کرتے ہیں۔ ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ ایک جائز بات کو ناجائز کر دیا جائے۔ لیکن وہ اس دقیقہ سے بالکل غافل ہیں کہ بدعت کا حکم دینیات تک محدود ہے اطوار و عادات مثلاً کھانے پینے، پہننے وغیرہ سے اسے ہرگز کوئی تعلق نہیں۔ خود جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ انتم اعلم بامور دنیاکم میں صرف تعلیم دین کے لئے آیا ہوں۔ دنیاوی امور کو تم خود ہی اچھی طرح جانتے ہو اور ان کا جس طرح چاہو انتظام کر سکتے ہو۔

ان حضرات کو یہ بھی معلوم نہیں کہ بدعت فی الدین اسی کو کہتے ہیں جس کی قرآن و حدیث میں کچھ بھی اصل نہ ہو۔ نہ اس کی حقیقت شرعی حیثیت سے سمجھ میں آسکے اور اس کی نظیر بھی شرع میں موجود نہ ہو۔

ابن جعفر ہشیمی انصاری جو حدیث کے بڑے مشہور عالم ہیں۔ اربعین نووی کی شرح میں حدیث من احدث فی امرنا (وفی روایۃ فی دیننا) ھذا ما لیس منہ فھو رد۔ لفظ امر کی تشریح کر کے اس سے مراد شرع اور دین ہے۔ تحریر کرتے ہیں:۔

بدعت اسے کہتے ہیں جو شریعت کے خلاف ہو خواہ بالکل خلاف ہو۔ یا کوئی شرط اور رکن مقرر کردہ شرع اس میں نہ پایا جاتا ہو۔ لیکن جو شرع کے خلاف نہیں مثلاً شرع کے اصول و قواعد کے مطابق ہو تو وہ بات مردود نہیں بلکہ مقبول ہے۔ اس کی مثالیں یہ ہیں۔ قسم قسم کی خیرات و مبرات جو صحابہ کرام کے عہد میں نہیں تھیں کیونکہ ہر قسم کی خیرات کرنا اسی ایک ہی اصول یعنی نیکی کرنی اور مدد دینے پر مبنی ہے۔ دوسرا تمام علوم مفیدہ میں تصنیف کرنا اور ان کی مختلف شاخوں پر بحث کر کے ان کے اصول قائم کرنا اور بہت سے فروع نکالکر مفروضہ صورتوں پر رائیں دینا اور ان کا حکم بیان کرنا۔ تیسرا قرآن و حدیث کی تفسیر و شرح کرنا اور حدیث کی اسنادوں اور متنوں کے متعلق گفتگو کرنا اور عرب کے نظم و نثر کی غور پرداخت کر کے اس کو جمع کرنا اور علوم لغت کا ایجاد کرنا یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کی خوبی ظاہر و باہر ہے چوتھا اصول و فروع شرع کو منضبط صورت میں لانے کے لئے ان کے محتاج الیہ علوم حساب وغیرہ کا سیکھنا جن کا مآل آخر کار ایک واسطہ یا زیادہ واسطوں سے شرع و دین ہے۔

جن صاحبوں نے بدعت کی یہ تعریف کی ہے:۔

البدعۃ مالم یکن فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او مالم یثبت عن النبی فعلہ۔ بدعت وہ چیز ہے جو زمانہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ ان کو مجبوراً بدعت کی تقسیم کرنی پڑی اور انہوں نے بدعت کو چار قسم قرار دیا۔

واجب۔ مستحب۔ مباح۔ حرام

کیونکہ جس چیز کی اصلیت قرآن و حدیث میں موجود ہے گو اس کا کرنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہوا اُسے حرام، بدعت کے مفہوم سے خارج کرنا پڑیگا۔ (ایسی بات کا جائز اور مشروع ہونا مجمع علیہ بین الفریقین ہے) اس لئے بہت سی باتیں جن کا وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں نہیں تھا۔ تاہم ان کی اصلیت کتاب و سنت میں پائی جاتی تھی بدعت کے مفہوم سے نکالنی پڑیں۔ انہوں نے بدعت کے چند اقسام باعتبار مختلف احکام کے بنا دئیے۔ لیکن اگر بدعت کی پہلی تعریف کو ترجیح دیتے ہوئے کہا جائے کہ

البدعۃ مالم یکن فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یکن لہ اصل فی الدین

بدعت وہ چیز ہے جو زمانہ آنحضور میں موجود نہیں تھی اور جس کی قرآن و حدیث میں کچھ بھی اصلیت نہیں ہے تو مطلق بدعت حرام ہے۔ اور اس تعریف کی بنا پر جو امور متعلق دین نہیں ہیں۔ خواہ ان کا وجود آپ کے زمانہ مبارک میں ہو یا نہ ہو بدعت نہیں کہلائیں گے نیز وہ امور جن کی اصل شرع میں موجود ہے۔ وہ بھی بدعت کے مفہوم سے خارج ہیں اور اس لئے وہ حرام بھی نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا ہے کل محدثۃ بدعۃ۔ اس کے معنی یہ ہیں:۔

کل محدثۃ فی الدین بدعۃ

یعنی دین میں نئی چیز بدعت ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ:۔

من احدث فی دیننا ھذا ما لیس منہ فھو ردٌّ۔ ہمارے اس دین میں جو کوئی نئی بات نکالے وہ بات مردود ہے۔

تو معلوم ہوا کہ شرعی امورات میں کسی کی رائے کو دخل دینا یا پیش کرنا حرام ہے۔ زیادہ بس۔ واللہ الہادی

"نور محمدی"

(مصنفہ مولنا محمد صاحب دہلوی)

اس کتاب میں قرآن مجید، احادیث شریف، اقوال فقہاء سے گانے، بجانے، قوالی، سرود، وغیرہ کی تردید کی ہے مولانا صاحب موصوف کی تازہ تصنیف ہے۔ اہل بدعت کی تردید میں ایک بڑی مفید کتاب ہے۔ قیمت ۱۲/ منگوانے کا پتہ۔ مینیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

قوالی ۔ امام ابن تیمیہ کے ایک رسالہ کا اردو ترجمہ (۵۰۲) وجد و قوالی کی تردید ۔ قیمت ۲/

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

تعاقب آدم علیہ السلام آسمانی جنت میں داخل کئے گئے تھے یا دنیا کی جنت میں، آپ نے لکھا ہے کہ دنیا میں بھی جنت ہے اسی جنت میں داخل کئے گئے اور اسی جنت سے نکلنے کا حکم ہوا۔ حالانکہ قرآن پاک میں ہے کہ نکلو اس جنت سے اور زمین پر جا ٹھہرو (تب آدم سرندیپ میں اور حوا جدہ میں رکھے گئے) چند مدت کے بعد دونوں میاں بی بی ایک جگہ ہوئے اور انکی نسل سے دنیا آباد ہوئی۔ اس جگہ جنت کا ہونا کیا معنی ہے؟

(علی حسن خان آزاد از برہنڈہ)

جواب قرآن و حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آدم و حوا کا جنت دنیا میں تھا ان کو جنت سے ہبوط کا حکم ہوا تھا۔ ہبوط کا معنی ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ جا ٹھہرنا۔ چنانچہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا تھا:۔

اِھْبِطُوْا مِصْرًا ۔ کسی شہر میں جا ٹھیرو۔

آپ کی عبارت مندرجہ قوس قرآن و حدیث سے ثابت نہیں۔

س ۱۲۳} ایک پنڈت سے ملاقات ہوئی۔ اور اس مسئلہ پر بحث ہوئی کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی تب سے کتنی بار قیامت ہوئی اور حساب کتاب ہوا اور جب تک دنیا رہیگی تب تک کتنی بار قیامت ہوگی۔ لہذا آپ کا کیا ارشاد ہے؟ (علی حسن خان آزاد از برہنڈہ)

ج ۱۲۳} عبارت مذکورہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ سوال آپ نے پنڈت پر کیا تھا یا پنڈت نے آپ پر؟ ہاں ہندوؤں کے عقائد سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان گنت مرتبہ قیامت یا پرلے مانتے ہیں۔ اہل اسلام پر یہ سوال وارد نہیں ہوتا۔

س ۱۲۴} سوئر جو قطعاً حرام ہے اوس کے دودھ سے بکری کا بچہ پالا جاوے۔ وہ بکری کا بچہ مسلمانوں کو کھانا حرام ہے یا حلال؟ (سائل مذکور)

ج ۱۲۴} اگر اس بچہ کو دیکھنے والا بکری کا بچہ سمجھتا ہے تو اس کے حلال ہونے میں کوئی شبہ نہیں باقی رہی سوئر کے دودھ سے اس کی پرورش، سو وہ اسکے حق میں ایسی ہے جیسے کھیتی میں کھاد پڑتی ہے۔

س ۱۲۵} جنت و جہنم اس وقت کہاں ہیں آسمان پر یا زمین پر۔ اور قیامت کے بعد دونو کہاں کہاں رہیں گے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۲۵} جنت اور دوزخ کا زمین پر ہونا معلوم ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں جنت کے متعلق آیا ہے انما ھی قیعان یعنی جنت چٹیل میدان ہے جو درخت یہاں لگاؤ گے وہی وہاں اگیگا۔ یعنی جیسا عمل کرو گے ویسا ہی پھل پاؤ گے۔ رہا یہ سوال کہ کس ملک میں ہیں اس کا جواب یہی ہے کہ اللّٰہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

س ۱۲۶} زید مر گیا۔ ایک زوجہ۔ دو لڑکیاں دو بھائی۔ ایک بہن وارث چھوڑے۔ صورت ہذا میں بہن وارث ہوگی یا نہیں؟ (سائل عبد العزیز از بنگلور شہر)

ج ۱۲۶} بہن وارث ہوگی۔ صورت مسئلہ یہ ہے:۔

المیت زید — ۲۴

زوجہ	بنت	بنت	اخ	اخ	اخت
۳	۸	۸	۲	۲	۱

بیوی کو آٹھواں حصہ اور دو لڑکیوں کو دو تہائی جائداد اس سے ملے گی۔ باقی ماندہ بہن بھائیوں میں یوں تقسیم ہوگی کہ دو دو حصے بھائیوں کو اور ایک بہن کو ملے۔ اللّٰہ اعلم!

س ۱۲۷} آج کل جو لوگ قبروں پر عرس کرتے ہیں اور وہاں بھنڈارہ بھی کرتے ہیں یعنی عام لنگر لگایا جاتا ہے اور کھانا کھلایا جاتا ہے۔ کیا شرعاً یہ کھانا کھانا اور ایسی محفلوں میں شریک ہونا جائز ہے؟ (سائل نور شاہ گلانو الضلع سیالکوٹ)

ج ۱۲۷} عرس وغیرہ مذکورہ سوال بدعت ہیں اور جو کھانا وغیرہ وہاں پکایا جاتا ہے وہ نذر لغیر اللہ ہے۔ اس لئے ایسی محفلوں میں شرکت ناجائز ہے اور وہاں سے کھانا کھانا درست نہیں۔

س ۱۲۸} کیا حکم ہے اس مسئلہ میں کہ بذریعہ گراموفون، غزلیات تقریریات یا اذان و قرآن مجید کو سننا یا سنانا جائز ہے یا نہیں۔ اور افراد اہل حدیث بیاہ وغیرہ میں اوس کو عمل میں لا سکتے ہیں یا نہیں؟ (محمد اشیر الدین موضع چا کھنڈ۔ ضلع مرشد آباد۔ بنگال)

ج ۱۲۸} گراموفون آلات لہو و لعب سے ہے ایسی لغویات سے مؤمن کو اعراض کا حکم ہے۔ والذین ھم عن اللغو معرضون۔

فٹ نوٹ:۔ فتوے اسی قدر ہے۔ (مفتی)

اعلان یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے مولوی عبد المعبود صاحب کانپوری سفیر مدرسہ محمدیہ باڑی ریاست دھول پور کا استعفا منظور کر کے موصوف کے کاغذات سفارت مدرسہ واپس لیکر داخل دفتر کر دیئے ہیں۔ اب ان کی جگہ کسی دوسرے مستقل سفیر کا تقرر کیا جائیگا۔ سردست مولوی ابوبکر صاحب باڑوی عارضی طور پر مدرسہ ہذا کی سفارت کے فرائض کو سرانجام دینگے۔ المعلن محمد زمان خان پریزیڈنٹ مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھول پور (۸ر اشاعت فنڈ وصول)

یاد رفتگان میری والدہ ماجدہ ۹- اپریل کو انتقال کر گئیں۔ انا للّٰہ! مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ اور نیکی موحدہ تھیں (شیخ افضل حسین مالک کارخانہ عطر شیخ شمشاد حسین چوک لکھنؤ) (۲) میرے والد مولوی نواب الدین صاحب جو پکے موحد عالم باعمل تھے انتقال فرما گئے۔ انا للّٰہ! موصوف اکاڑہ سے عرصہ ہوا ریاست بہاول پور میں سکونت پذیر تھے۔ راقم:۔ عبد العزیز چک ۵۵ نمبر ضلع بہاول نگر۔

ناظرین مرحومین کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللّٰھم اغفر لھما وارحمھما۔

نئی چٹھیں چھپنے والی ہیں اس لئے جملہ حضرات کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر کسی صاحب کے پتہ میں کوئی تبدیلی کرنی ہو تو بہت جلد اطلاع دیں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

متفرقات

حساب دوستاں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت ماہ مئی ۱۹۳۹ء میں ختم ہو جائیگی۔ لہٰذا ان حضرات کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر حسب سابقہ خریداری منظور ہو تو قیمت اخبار جلد از جلد بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ اگر خریداری سے ہی انکار ہو تو بھی بہت جلد بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ بصورت دیگر (بقول شخصے الخاموشی نیم رضا) آپ کو اہلحدیث ۲۶۔ مئی وی پی بھیجا جائیگا۔

11167 - 11169 - 11161 - 11245 -
11264 - 11375 - 11394 - 11535 -
11823 - 11856 - 11874 - 11875 -
11877 - 11897 - 11906 - 12117 - 12120
12124 - 12159 - 12167 - 12234 - 12257
12270 - 12298 - 12324 - 12328 -
12332 - 12332 - 12348 - 12350 -
12362 - 12372 - 12373 - 12374 -
12379 - 12380 - 12381 - 12382 - 12383 -
12384 - 12389 - 12399 - 12432 -
12448 - 12455 - 12459 - 12457 -
12461 - 12464 - 12474 - 12480 -
12499 - 12505 -

مہلت ختم جن اصحاب کی میعاد مہلت ختم ہے ان کے نمبر خریداری بھی ذیل میں ہی درج ہیں۔ امید ہے اپنے وعدہ کا ایفا کرتے ہوئے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی ارسال کر دینگے۔ ان حضرات کی خدمت میں وی پی وغیرہ نہیں بھیجا جائیگا نہ ہی مزید مہلت دی جائیگی بلکہ ۲۶۔ مئی کے بعد مجبوراً اخبار بند کر دیا جائیگا۔

بیرون ہند جو خریدار مقیم ہیں ان کو بھی قیمت ختم ہونے کی اطلاع دی جا چکی ہے۔ اس دفعہ مکرر یاد دہانی کرا کر امید کی جاتی ہے کہ ازراہ عنایت جلد از جلد قیمت بھیجکر دفتر کو مزید انتظار کی زحمت سے بچا کر شکریہ کا موقع دینگے۔

105 - 260 - 556 - 887 - 1954 -
2782 - 2790 - 4933 - 5445 - 5419
6025 - 7266 - 7420 - 7425 - 7427 -
7449 - 7462 - 7469 - 8424 - 8469
8471 - 8477 - 8516 - 8531 -
8759 - 8892 - 9019 - 9020 - 9254
9431 - 9429 - 9438 - 9457 -
9473 - 9486 - 9908 - 9991 -
10170 - 10286 - 10409 - 10450 -
10453 - 10555 - 10665 - 10932 -
10944 - 11093 - 11137 - 11141 -

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی ایک

تازہ تصنیف

تفسیر بالرائے

جو اصحاب تفاسیر ثلاثہ ثنائیہ سے لطف اندوز ہو چکے ہیں وہ خصوصاً اور دیگر حضرات عموماً یہ مژدہ جانفزا سنکر بے حد مسرور ہونگے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب نے حال ہی میں ایک چوتھی تفسیر موسومہ تفسیر بالرائے تصنیف فرمائی ہے۔ جس میں تفسیر بالرائے کی تشریح کر کے آج کل کی اردو تفاسیر (چکڑالوی، قادیانی، شیعہ، احمدی وغیرہ) کی جانچ پڑتال کی ہے۔

اس موضوع پر غالباً آج تک کسی صاحب قلم نے کوئی کتاب تصنیف نہیں فرمائی۔ اس لئے یہ تصنیف بالکل بے مثال بلکہ اچھوتی ہوگی۔ جو سردست سورہ فاتحہ و بقرہ تک تیار ہوئی ہے۔ کتابت ہو چکی ہے۔ طباعت جاری ہے۔ قیمت غالباً محصولڈاک کے علاوہ ۱۲ر ہوگی۔ مفصل اعلان طبع ہو جانے پر کیا جائیگا۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔

نیازمند۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

غریب فنڈ سے مندرجہ ذیل خریداروں کے نام اخبار جاری تھا۔ ماہ مئی میں ان کی میعاد ختم ہو جائیگی بعد ازاں بغیر مہلت دئیے اخبار بند کر دیا جائیگا۔ نیز تا اطلاع ثانی نئے داخلے بالکل بند رہیں گے اور منی آرڈر واپس کر دئیے جائیں گے۔

10564 - 11564 - 11861 - 11869 -
12362 - 12378 - 12379 -

یہ رقم کیسی ہے؟ جلسہ پشاور کے موقعہ پر مولانا ثناء اللہ صاحب کو کسی صاحب نے کچھ رقم دی تھی مولانا نے اس وقت نوٹ تو کر لیا مگر وہ کاغذ کہیں گم ہو گیا۔ اس لئے جس صاحب نے جس غرض کیلئے وہ مبلغات دئیے ہوں بہت جلد اطلاع دے تاکہ اسکی تعمیل کی جائے۔ (منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

آل انڈیا پرانا ریلوے ٹائم ٹیبل کی بابت سابقہ پرچہ میں مختصر سا نوٹ درج کیا گیا تھا۔ اس دفعہ پھر یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ اگر کسی صاحب کے پاس ایسا آل انڈیا ریلوے ٹائم ٹیبل جو مارچ ۱۹۳۹ء کو منسوخ ہوا ہے بیکار ہو تو مہربانی فرما کر بہت جلد بھیجدیں۔ جس قدر محصولڈاک خرچ ہوگا اسکے عوض ٹکٹ یا کوئی اور رسالہ یا ٹریکٹ وغیرہ طلب کر لیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

دعا فرمائیں قصبہ جلال پور پیروالہ ضلع ملتان میں جماعت حقہ اہل حدیث کے خلاف احناف بریلوی اور شیعہ حضرات نے مل کر اہل حدیث کو اپنی مسجد از سر نو تعمیر کرنے سے روک رکھا ہے۔ معاملہ پولیس تک پہنچ چکا ہے۔ گیارہ اہل حدیث اور فریق مخالف کے بیس اشخاص کی ایک ایک ہزار کی ضمانتیں ہو گئی ہیں۔ اس لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان مصائب و مشکلات سے نجات دے۔ (راقم:۔ عبدالستار از جلال پور پیروالہ ضلع ملتان)

اطلاع عام بندہ اپنی علالت طبع و کمزوری کے باعث یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے سفارت مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھول پور سے مستعفی ہو گیا ہے۔ تمام حساب کتاب داخل کر کے رسید حاصل کر لی ہے۔ باوجود اس علیحدگی کے مدرسہ کی بقا کے لئے دعا گو ہوں۔ راقم:۔ مولوی ابو احمد عبدالمعبود کانپوری سابق سفیر مدرسہ محمدیہ باڑی۔ (دیہہ اشاعت قصبہ دھول پور)

ahmadimuslim.de

یورپ اور جنگ یورپ

کچھ شک نہیں کہ آج یورپ کی حالت اس جنگل کی طرح ہے جس میں تمام پیڑ سوکھے ہوئے ہیں اور ان کے نیچے خشک سرکنڈہ یا گھاس بھی ہوئی ہے۔ جسکو ایک دیاسلائی لگنے سے تمام جنگل پھنک جانے کا گمان غالب ہے۔ دول یورپ کے باہمی جنگ و جدل کی تیاری کو دیکھ کر امریکہ کا پریذیڈنٹ ہٹلر اور میسولینی کو نصیحت کرتا ہے کہ معاہدہ کرو کہ دس سال تک کسی آزاد ملک پر حملہ نہیں کرینگے اس کو جواب ملتا ہے ؎

ناصحا! اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ نادان ہیں کیا تجھ سے بھی ناداں ہونگے

گذشتہ جنگ عظیم سے پہلے ایک کتاب چھپی تھی جس کا نام تھا "آیندہ جنگ"۔ اس کا لکھنے والا ایک جرنیل تھا۔ جس کا نام "برن ہارڈی" تھا۔ اس نے بدلائل تابثر ثابت کیا تھا کہ جنگ قوموں کی زندگی کا باعث ہوتی ہے یہ سچ ہے۔ قرآن شریف بھی اس کی تعلیم دیتا تھا تو اس کی تعلیم پر یورپ کے لوگ ناک بھوں چڑھاتے تھے اسلام کہتا تھا۔ ذروة سنامه الجهاد (اسلام کی بلندی جہاد کرنے میں ہے) تو اعتراض ہوتا تھا کہ اسلام خونریز مذہب ہے۔ آج اسلام ہی کی تعلیم ان لوگوں کی زبان پر جاری ہے۔ مگر اسلام کے نام پر نہیں بلکہ اپنی طرف سے اسلام نے جو الفاظ اصطلاحی بولے تھے مثلاً جہاد۔ مجاہد۔ غازی وغیرہ وہ اپنے معانی میں صحیح طور پر مستعمل تھے۔ آج جن معنی میں یہ الفاظ استعمال ہو رہے ہیں وہ ان کے اصلی معنی نہیں ہیں بلکہ محض جی خوش کرنے کو بولے جاتے ہیں۔ جیسے سابقہ عبارت منقولہ از اخبار شیعہ میں جہاد وغیرہ کا لفظ بولا گیا ہے۔

یہ سب شاعرانہ تخیل ہے جو اپنے محبوب کو معدوم بتاتے ہوئے کیا کرتے ہیں ؎

وہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
بات کو کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

یورپ کی جنگ کی بابت پنجاب کے اخباروں میں دو ہندو جوتشیوں کی پیشگوئیاں شائع ہو چکی ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ آیندہ ماہ مئی میں لڑائی شروع ہو جائیگی؟ اس کے مقابلے میں دوسرے صاحب نے اس کی تردید بھی کردی ہے کہ نہیں ہوگی"۔ ہم سے کوئی پوچھے تو ہم وہی کہیں گے جو پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

كذب المنجمون و رب الكعبه

باغ لگانے اور انکی اصلاح کرنے کے طریقے

(از دفتر اصلاح دیہات پنجاب لاہور)

فروٹ سیکشن لائل پور کے اگریکلچرل اسسٹنٹ نے نئے باغ لگانے اور پرانے باغات کی اصلاح کرنے کے طریقوں پر روشنی ڈالی ہے۔ اول الذکر کے متعلق آپ نے یہ مشورہ دیا کہ بھاری زمین کا قطعہ منتخب کرنے کے بعد اس میں صرف وہی پودے لگائے جائیں جن کے متعلق تجربہ کیا جا چکا ہو کہ وہ ایسی ہی زمین میں کامیاب رہیں گے اور پودوں کو پانی دینے کے لئے جو نالی بنائی جائے وہ ان کی قطاروں کے عین درمیان ہو۔

پرانے باغات کی اصلاح کے لئے آپ نے یہ تجویز بتائی کہ پودوں کی سوکھی ہوئی مردہ اور غیر مزروعی شاخوں کو کاٹ دیا جائے اور پھر پودوں کو گوبر وغیرہ کی خوب پکی کھاد مہیا کی جائے۔ سردیوں میں کھاد کی کھاد کی مقدار فی پودا ایک من ہونی چاہئے۔ اگر امونیم سلفیٹ بھی مل سکے تو اس کی تھوڑی سی مقدار کو گوبر کی کھاد میں ملا دینے سے اور زیادہ فائدہ ہوگا۔ باغات کو اچھی طرح صاف رکھا جائے۔ ان میں دوسری فصلیں صحیح اصولوں کے مطابق کاشت کرنی چاہئیں اور پانی سے کافی سیراب بھی کرنا چاہئے۔

این ٹومالوجیکل اسسٹنٹ نے آموں کی سنڈی (مین گوبگ) کے متعلق ایک استفسار کے جواب میں یہ تجویز بتائی کہ موسم سرما میں آم کے پودوں کے اردگرد کی جگہ کھود دینی چاہئے تاکہ سنڈی کے انڈے جو اور جو پگھلنے سے تلف ہو جائیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ چھوٹے چھوٹے کیڑوں کو درخت پر چڑھنے سے روکنے کا علاج یہ ہے کہ تنوں کے اردگرد روئی کے بند پیٹ دینے چاہئیں اور جب اس بند پر سنڈیاں کافی تعداد میں جمع ہو جائیں تو بند کو کھول کر اس کو اس پانی میں جس میں مٹی کا تیل ملا ہوا ہو۔ جھٹک دیں تاکہ سنڈیاں اس میں گر کر مر جائیں۔

(لاہور - ۲۴ - مارچ ۱۹۳۹ء)

مذاکرہ علمیہ کا عظیم الشان تیرھواں سالانہ اجلاس

حسب اعلان ۲۶ - ۲۷ - مارچ ۱۹۳۹ء کو احاطہ دارالعلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ میں منعقد ہوا۔ جس میں رؤساء حکام اور عوام کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوئے باہر کے تمام شرکائے جلسہ کے خورد و نوش اور قیام کا انتظام جلسہ کی جانب سے کیا گیا۔

مشاہیر علمائے کرام میں سے مندرجہ ذیل علماء خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔ مولانا عبدالحنان صاحب ایڈیٹر "مسلم اہلحدیث گزٹ" دہلی - مولانا محمد حسین صاحب خطیب (۵۰۹)
مسجد کوبو ٹولہ کلکتہ - مولانا عبیدالرحمن صاحب میرٹھی مولانا ابو مسعود خان صاحب قمر بنارسی - مولانا حافظ محمد صاحب مظفر پوری - مولانا محمد سعید خان صاحب محدث بودری مولانا حافظ عبداللہ صاحب رحیم آبادی۔

نیز طلبائے دارالعلوم نے بھی عربی، فارسی، انگریزی، اور اردو میں برجستہ تقریریں کیں جو کہ بے حد پسند کی گئیں دوسرے دن کے اجلاس میں مہتمم دارالعلوم کی جانب سے دارالعلوم کی مفصل رپورٹ پیش ہوئی۔ جس میں دارالعلوم کے لئے مستقل سرمایہ کی قوم سے اپیل کی گئی تھی۔ اسی دن شب کے اجلاس میں ۱۳۵۸ھ کے دو فارغ التحصیل طلباء (مولوی عبدالرحیم صاحب گیاوی و مولوی محمد یونس صاحب اعظم گڈھی) کی دستار بندیاں کی گئیں۔

(خادم: سید محمد سعید سکرٹری)

توحید و سنت کی صدا کو اگر دنیا کے چپہ چپہ پر پھیلانا چاہتے ہیں تو اخبار "اہلحدیث" امرتسر کی توسیع اشاعت کیجئے

ahmadimuslim.de

رحمۃ للعالمین

(مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب) پٹیالوی۔ جس میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل ومکمل طور پر لکھی گئی ہے۔ جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ مستند مانی گئی ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاول پور، جامعہ ملیہ دہلی اور مدرسہ دیوبند اور اکثر دیگر اسلامی درسگاہوں کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت طباعت، کاغذ نہایت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول [illegible] جلد دوم [illegible] جلد سوم [illegible] محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

سیرت ابن ہشام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ [illegible] اس کتاب عربی زبان میں لکھی تھی جس [illegible] سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ صحت واقعات کو [illegible] طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قیمت [illegible]

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب

مؤلفہ [illegible] صاحب تھانوی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل حالات و واقعات از پیدائش تا وفات قلمبند کئے ہیں۔ جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت صرف [illegible]

عرب کا چاند

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت [illegible] ہندو سوامی لکشمن جی) مصنف مزاج کے قلم سے طرز تحریر نہایت دلکش ہے۔ ہندو مسلم اتحاد کے دلدادگان کو چاہئے کہ اسے ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت [illegible]

شمائل ترمذی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ کا مفصل بیان ہے حدیث کی عربی عبارات کا ترجمہ بین السطور دیا گیا ہے ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت [illegible]

بشیر البشر

توراۃ، انجیل کی ۵۰ پیشگوئیاں رسول اکرم کی بعثت کی [illegible] قیمت [illegible]

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ ملٹے کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، رنگدار وسادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط وکتابت نرخ وغیرہ طے کریں خط وکتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر (پنجاب)

ایک روپیہ چار آنہ میں

جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر

اس نئی اور اچھوتی کتاب میں تمام امراض کا بیان، تشخیص علاج مفصل درج ہیں۔ خواص الادویہ ولغات بھی دی گئی ہے تاکہ انگریزی دوائیوں کے اردو معنی بھی معلوم ہوسکیں۔ ہر وقت اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ کاغذ، طباعت اعلیٰ۔ پاکٹ سائز۔ مجلد پارچہ ومطلا۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ ۱/۴ محصول ڈاک [illegible]

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

بنات الرسول

آنحضرت صلعم کی صاحبزادیوں کے حالات زندگی۔ [illegible] قیمت [illegible]

[illegible]

[illegible]

پیارے نبی کے پیارے حالات

مؤلفہ مولانا فیروز الدین صاحب ڈسکوی [illegible] ہیں ان میں سے اکثر کتاب [illegible] اس کی [illegible] جلد [illegible]

[illegible] نبی کے پیارے اخلاق

حضرت محمد [illegible]

صدیق اکبر

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات اور عہد صدیق کے شاندار واقعات کا بیان۔ از خواجہ عبد [illegible] صاحب اختر [illegible]

[illegible]

ملنے کا پتہ } منیجر اہلحدیث امرتسر